Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ہفت روزہ

قادیان

شمارہ 40

بدر

BADR

The weekly   Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

6 ذوالحجہ 1435 ہجری / 2 اخاء 1393 ہش / 2 اکتوبر 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره۔

30،29 اور 31 اگست 2014ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے 48ویں جلسہ سالانہ کا اپنی تمام تر اسلامی روایات کے ساتھ حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں نہایت شاندار، کامیاب اور بابرکت انعقاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت۔ معرکۃ الآراء، زندگی بخش، روح پرور اور بصیرت افروز خطابات

97 ممالک سے مختلف رنگ و نسل اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے 33 ہزار 270 عُشّاقِ خلافت کی جلسہ میں شمولیت

دعاؤں، ذکرِ الٰہی، شکرِ خداوندی اور اسلامی اخوت و محبت کے ایمان افروز نظاروں پر مشتمل عظیم الشان، دلفریب اور انتہائی متأثر کن روحانی ماحول۔ مختلف دینی، علمی و تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی پُرمغز تقاریر

اس سال کے دوران جماعت احمدیہ کا دو نئے ممالک بیلیز اور یوراگوئے میں قیام۔ اس طرح اب تک دنیا کے 206 ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ گزشتہ ایک سال میں دنیا بھر میں 5 لاکھ 55 ہزار 235 افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ’عالمی بیعت‘ کی نہایت اثر انگیز مبارک تقریب

مختلف ممالک سے آئے ہوئے وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، سفارتکاروں، سول سروس سے تعلق رکھنے والے افسران، اخباری نمائندگان اور دیگر ممتاز سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات کی جلسہ میں شمولیت۔ معزز مہمانوں کی طرف سے مختلف زبانوں میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمت انسانیت، ملکی تعمیر و ترقی میں بھرپور شرکت اور فلاحی و رفاہی کاموں کے ساتھ ساتھ اسلام کی حقیقی اور پُرامن تعلیم کے فروغ پر خراجِ تحسین۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ تمام دنیا میں جلسہ سالانہ کے پروگرامز کی براہِ راست تشہیر۔

(حدیقۃ المہدی، آلٹن ہمپشائر، انگلستان: نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کو مورخہ 29 تا 31 اگست 2014ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار اپنے 48ویں سہ روزہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ محض دینی اغراض کی خاطر منعقد کیے جانے والا انگلستان میں اپنی نوعیت کا یہ سب سے بڑا جلسہ اپنی تمام تر عظیم الشان اسلامی روایات کے ساتھ ذکر الٰہی، دعاؤں، اسلامی اخوت و محبت اور خدا تعالیٰ کے حضور اظہارِ تشکّر کے رُوح پرور ماحول میں ’حدیقۃ المہدی‘ (آلٹن ہمپشائر) کے خوبصورت اور وسیع علاقہ میں بخیر و خوبی منعقد ہوا۔

208 ایکڑ رقبہ پر محیط انگلستان کی کاؤنٹی ’Hampshire‘ کے قصبہ آلٹن کے علاقہ میں واقع 'Oakland Farm' کو جماعتِ احمدیہ نے 2005ء میں خریدا تھا۔ اس سرسبز و شاداب جگہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’حدیقۃ المہدی‘ عطا فرمایا تھا۔ سال 2006ء سے باقاعدہ یہاں جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے جس میں تیس ہزار سے زائد احمدی و دیگر مہمانان شرکت کرتے ہیں۔ اس وسیع رقبہ کا 95 فیصدی حصہ کھلے میدان کی صورت میں ہے۔ انگلستان کے موسم کے پیشِ نظر یہاں پر اتنے بڑے جلسے کے انتظامات کرنا گویا تیس ہزار افراد کے لئے ایک عارضی شہر کو بسانے کے مترادف ہے۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں احمدی رضا کاران جلسہ کے مقررہ دنوں سے بہت پہلے کام شروع کرتے ہیں اور دن رات ایک کر کے اس جلسہ کے انتظامات مکمل کرتے ہیں۔ ان انتظامات میں شاملینِ جلسہ کے لیے مردانہ جلسہ گاہ، زنانہ جلسہ گاہ، خیمہ جات طعام، مختلف دفاتر اور یہاں رات بسر کرنے والوں کے لیے رہائشی خیمہ جات بھی لگائے جاتے ہیں۔

اس احاطہ پر موجود sheds میں گزشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی اور دعا کی بدولت ایک مستقل

کچن کے علاوہ لبنان سے ایک روٹی پلانٹ خرید کر نصب کیا گیا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہترین کام کر رہے ہیں۔ اس کچن میں سینکڑوں رضا کاران روزانہ تیس سے پینتیس ہزار افراد کا کھانا دو وقت تیار کرتے رہے جبکہ جلسہ گاہ میں قیام پذیر احباب و رضا کاران کے لئے ناشتہ کا انتظام بھی کیا جاتا رہا۔ لبنان سے منگوائے گئے اس روٹی پلانٹ پر دس ہزار روٹی فی گھنٹہ تیار کی جاتی ہے۔

قرآن کریم کے ایک واضح ارشاد کی مناسبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور آپؐ کے غلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حکم پر لبّیک کہتے ہوئے اس جلسہ کے لیے جمع ہونے والے 33 ہزار 270 عشاقان خلافت احمدیہ کا تعلق دنیا کے 97/ممالک سے تھا۔ اطرافِ عالم سے اکٹھے ہونے والے احمدیوں میں مختلف قومیتوں، رنگ ونسل، عمر اور طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ یہاں پہنچنے والے احمدیوں نے جن میں عمر رسیدہ بزرگ، نوجوان، خواتین حتیٰ کہ معذور اور شیر خوار بچے بھی شامل تھے اور یہ لوگ سفر کی مشکلات برداشت کر کے یہاں پہنچے تھے، اپنی آنکھوں کو اپنے پیارے امام کے دیدار سے ٹھنڈا کیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں، زیارت، ملاقات، خطابات اور نظرِ کرم سے خوب خوب حصہ پایا۔

خطبہ جمعہ میں میزبان کارکنان کو نصائح

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے 22/اگست کے خطبہ جمعہ میں اس جلسہ کے روحانی، علمی، تربیتی اور دینی ماحول سے فائدہ اٹھانے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بننے اور خلیفہ وقت سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کی نیت سے آنے والے مہمانوں، میزبانوں اور رضا کاران کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”یہاں آنے والوں کا جذبہ ایسا ہے جو کسی دنیاوی دوسرے رشتے میں نہیں ہے اور اسی بات کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائط بیعت میں توجہ دلائی ہے۔“

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ جمعہ میں بالخصوص میزبانوں کو اہم ہدایات اور نصائح سے نوازا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”دنیا میں نہ ایسے مہمانوں کی مثالیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر کر رہے ہوں اور دنیاوی غرض کوئی نہ ہو اور نہ ہی ایسے میزبانوں کی مثال ملتی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہمان نوازی کر رہے ہوں بلکہ اس کے حصول کے لئے مہمانوں کے آنے سے پہلے ہی ان کو سہولیات مہیا کرنے کے لئے کئی کئی دن سے وقار عمل کر کے اس جنگل کو قابل رہائش اور قابل استعمال بنا رہے ہوں۔ یہ خوبصورت نقشہ ہمیں صرف جماعت احمدیہ میں نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق زمانے کے امام کو ہم نے مانا ہے۔ اس لئے کہ خلافت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 22/اگست 2014ء)

جلسہ سالانہ 2014ء کے انتظامات کا معائنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیقۃ المہدی میں جدید طرز کے روٹی پلانٹ کا معائنہ فرماتے ہوئے

اس جلسہ کے انتظامات کے لئے پلاننگ وغیرہ کے کام سالِ گزشتہ میں منعقد ہونے والے جلسہ کے چند ہفتوں بعد ہی شروع کر دیے جاتے ہیں۔ کچھ شعبہ جات سارا سال کام کرتے ہیں، کچھ شعبہ جات اس جلسہ کے آغاز سے چند ماہ قبل اپنے کام کا آغاز کرتے ہیں، جبکہ وقارِ عمل کے ذریعے سے جلسہ گاہ میں مارکیوں کو لگانے، سڑکیں بنانے وغیرہ کا کام چند ہفتے قبل شروع ہو جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے قریب پہنچ کر ان مراحل سے دنیا کو کسی حد تک آشنا کرنے کے لئے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ 'Jalsa Connect' کے نام سے اپنی نشریات کا آغاز کرتا ہے جو دن کے مختلف حصوں میں مسجد فضل، مسجد بیت الفتوح، حدیقۃ المہدی اور دیگر جگہوں سے لائیو نشریات میں جلسے کی تیاری کی کوریج کرتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسبِ روایت جلسہ سالانہ سے کچھ روز قبل جلسہ کی تیاریوں کا معائنہ کرنے کے بعد ڈیوٹیوں کا باقاعدہ افتتاح فرماتے ہیں۔

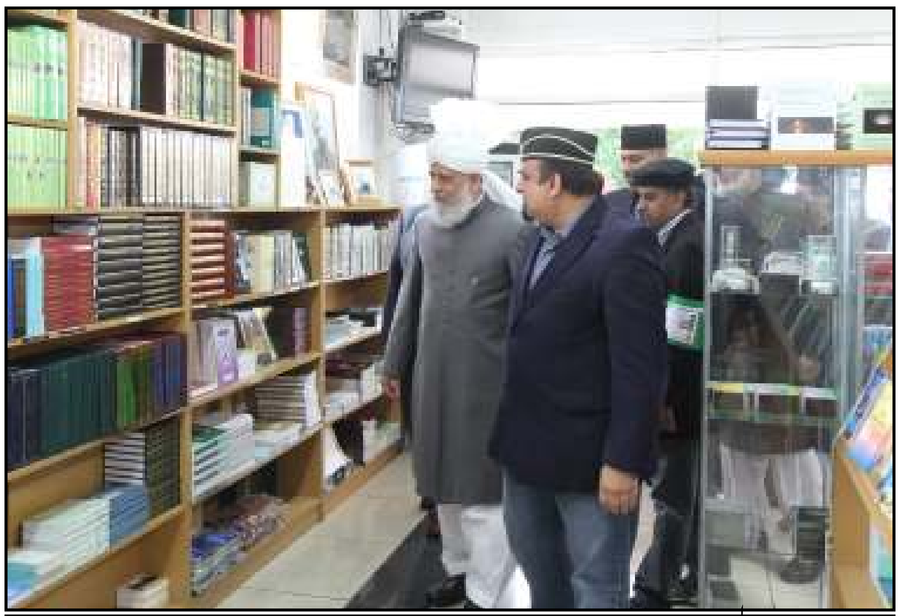

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الفتوح لندن میں بُک سٹال کا معائنہ فرماتے ہوئے

مسجد بیت الفتوح

امسال مؤرخہ 24/اگست بروز اتوار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ فرما کر باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ حضورِ انور اس معائنہ کے لئے شام ساڑھے تین بجے بنفسِ نفیس مسجد فضل لندن سے روانہ ہوئے اور بیت الفتوح رونق افروز ہوئے۔ یہاں حضورِ انور نے طاہر ہال، زیریں کچن، مختلف رہائشگاہوں، بکسٹال اور بالائی کچن کا معائنہ فرماتے ہوئے رضا کاران و کارکنان کو زرّیں نصائح سے نوازا۔ مسجد بیت الفتوح میں احمدی بچیوں نے دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔

جامعہ احمدیہ انگلستان

بعد ازاں حضورِ انور بیرون ممالک سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کے لئے تیار کی جانے والی ایک رہائشگاہ جامعہ احمدیہ یو کے (واقع Haslemere) تشریف لے گئے جہاں ڈیوٹی پر موجود رضا کاران نے حضورِ انور کا استقبال کیا۔ اس وقت وہاں پچیس مختلف ممالک سے تشریف لانے والے ساٹھ کے قریب مہمان موجود تھے جنہیں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرداً فرداً شرفِ مصافحہ بخشا۔ حضورِ انور نے یہاں پر تیار کی گئی مردانہ و زنانہ رہائشگاہوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ یہاں پر ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ نے کیک کاٹا اور قریباً پندرہ منٹ یہاں رونق افروز رہ کر اگلی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ۔ انگلستان (رہائش گاہ) کا معائنہ فرماتے ہوئے

اسلام آباد (ٹلفورڈ)

جامعہ احمدیہ انگلستان کے بعد حضورِ انور ٹلفورڈ اسلام آباد رونق افروز ہوئے۔ یہاں پر حضورِ انور ازراہِ شفقت رقیم پریس تشریف لے گئے جہاں حضورِ انور نے حال ہی میں شائع ہونے والی کتب کو ملاحظہ فرمایا۔ اسلام آباد میں موجود روٹی پلانٹ کا جائزہ لینے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ نے ایڈیشنل وکالت تصنیف کے زیرِ تعمیر حصہ کا جائزہ لیا۔ انڈونیشین اور عرب مہمانوں کی مردانہ و زنانہ قیامگاہوں کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں ڈیوٹی پر موجود مختلف شعبہ جات کے کارکنان کو شرفِ مصافحہ بخشنے اور ہدایات دینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزارِ مبارک پر تشریف لے گئے جہاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر ٹھہرے اور دعا کی۔ اسلام آباد ٹلفورڈ میں موجود جلسہ سالانہ کی نظامتوں کا جائزہ

(باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے میں شامل ہونے کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اور اس جلسے کو خالص دینی اغراض کا حامل ٹھہرایا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا حامل ٹھہرایا ہے تو اس سے کس قدر اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ آنے والے کسی ذاتی مفاد کے لئے نہیں آتے۔ کسی دنیاوی رونق میں حصہ لینے کے لئے نہیں آتے۔ اگر کوئی اس غرض کے لئے آتا ہے تو اپنے ثواب کو ضائع کرتا ہے۔ پس یہاں آنے والے مہمان جن کی خدمت کے لئے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کے لئے مخلصین اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں یہ عام مہمان نہیں ہیں بلکہ زمانے کے امام کے قائم کردہ نظام پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والے مہمان ہیں۔

برطانیہ کے جلسے پر تو خاص طور پر بہت لوگ اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کے روحانی ماحول سے بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ علمی تربیتی اور دینی پروگراموں میں بھی شامل ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے بھی وارث بنیں گے اور خلیفہ وقت سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔ پس یہاں آنے والے مہمان یا مہمانوں کا مقام ہے اور ان کی اہمیت ہے۔ اور اسی وجہ سے ان مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کی بھی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

سب کام کرنے والے اپنے کاموں کے احسن رنگ میں انجام پانے کے لئے دعا کریں۔ ہمارے سب کام کسی کی قابلیت اور کوشش سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور مدد کو حاصل کرنے کے لئے دعا بہت اہم ہے جسے ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔

قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے واقعات اور ارشادات کی روشنی میں جلسہ سالانہ پر خدمت کرنے والے رضا کاروں اور میزبانوں کے لئے اہم ہدایات۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22/اگست 2014ء بمطابق 22 ظہور 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ اگلے جمعہ سے شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ گاہ یا حدیقۃ المہدی میں وہ علاقہ جہاں سارے جلسہ کے انتظامات ہوتے ہیں، وہاں اب تک کافی حد تک تیاری کے کام مکمل ہو چکے ہیں۔ مہمانوں کی بھی آمد شروع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مہمانوں کی جو جلسے کی برکات کے حصول کے لئے سفر کر رہے ہیں، سفر میں ہیں یا آ چکے ہیں یا آئندہ آنے والے ہیں، حفاظت فرمائے اور جو سفر کر رہے ہیں ان کے سفروں کو بھی آسان کرے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور خیریت سے لائے۔ دنیا کے حالات جس تیزی سے بگڑ رہے ہیں سفروں کی اور مسافروں کی بھی فکر رہتی ہے۔ بہر حال ہماری تو یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو، نہ صرف احمدیوں کو بلکہ دنیا کے ہر فرد کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور وہ اس امن اور سکون کو پا سکیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ رضا کارانہ خدمت کے جذبے کے تحت ہمارے جلسے کے انتظامات سرانجام پاتے ہیں اور اس حوالے سے جلسے سے ایک جمعہ پہلے مَیں کارکنان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ بھی دلاتا ہوں۔ اس وقت اسی بارے میں چند باتیں میں کارکنان کے حوالے سے کارکنان کو کہوں گا۔ بلکہ مہمان نوازی سے متعلق جو باتیں ہیں ان کا تعلق صرف کارکنان یا جلسے کے رضا کاروں سے ہی نہیں ہے بلکہ ہر اس شخص سے ہے جس کے گھر میں جلسے کے مہمان آ رہے ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہمیں کہنا چاہئے کہ مہمان کا احترام، اس کی مہمان نوازی، اس کا عزت و احترام ہر مومن کو عام حالات میں بھی کرنا چاہئے اور یہ اس پر فرض ہے۔ بہر حال اس وقت مَیں کیونکہ جلسے کے مہمانوں کے حوالے سے توجہ دلانی چاہتا ہوں اس لئے ان باتوں کا محور جلسہ سالانہ ہی رہے گا۔

جلسہ پر آنے والے مہمان جیسا کہ مَیں نے کہا یہاں آتے ہیں اور جلسے کے لئے آ رہے ہیں، خالص دینی غرض سے آتے ہیں اور جلسے میں شامل ہونے والوں کی یہی غرض ہونی چاہئے۔ اور جب یہ غرض ہو تو مہمان کی اہمیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے اور خاص طور پر جب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے میں شامل ہونے کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اور اس جلسے کو خالص دینی اغراض کا حامل ٹھہرایا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا حامل ٹھہرایا ہے تو اس سے کس قدر اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ آنے والے کسی ذاتی مفاد کے لئے نہیں آتے۔ کسی دنیاوی رونق میں حصہ لینے کے لئے نہیں آتے۔ اگر کوئی اس غرض کے لئے آتا ہے تو اپنے ثواب کو ضائع کرتا ہے۔ پس یہاں آنے والے مہمان جن کی خدمت کے لئے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کے لئے مخلصین اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں یہ عام مہمان نہیں ہیں بلکہ زمانے کے امام کے قائم کردہ نظام پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والے مہمان ہیں۔

پھر یوکے کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے آنے والے مہمان تو خاص طور پر وہ مہمان ہیں جو خاص تردّد سے، فکر سے اور بعض دفعہ بے انتہا خرچ کر کے، اپنی بساط سے زیادہ خرچ کر کے یہاں آتے ہیں اور بڑی دُور دُور سے اس لئے آتے ہیں کہ یہ سفر ہر لحاظ سے برکات کا موجب بن جائے۔ خلافت سے محبت ان کو یہ احساس دلا رہی ہوتی ہے کہ یہ سفر خلیفۂ وقت سے ملاقات کا بھی باعث بن جائے گا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ آتے ہیں۔ نومبائعین بھی ہیں، پرانے احمدی بھی ہیں۔ ان آنے والوں کی آنکھوں میں جب مَیں خلافت سے محبت دیکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے شکر سے جذبات بڑھتے جاتے ہیں کہ کس طرح وہ مومنین کے دل میں خلافت سے محبت پیدا کرتا ہے۔ یہ کسی انسان کی کوشش سے نہیں ہو سکتا۔ اور یہ صرف اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر آپ کے بعد اس نظام کو جاری فرمایا اور اس لئے ہے تا کہ اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم سے دنیا کو روشناس کرایا جائے۔ اس لئے کہ اسلام کے پیار اور محبت کے پیغام کو دنیا کو بتایا جائے۔ اس لئے کہ دنیا کو یہ بتایا جائے کہ حقیقی اسلام میں ہی اب دنیا کا امن ہے۔ پس یہ باتیں ہیں جن کو دیکھنے کے لئے، سننے کے لئے، سیکھنے کے لئے لوگ یہاں آتے ہیں اور یہی وجہ ہے جو خلافت سے محبت ہے۔ اب

تو جرمنی میں بھی کئی ملکوں کی نمائندگی جلسے پر ہوتی ہے اور اچھی خاصی تعداد میں ہوتی ہے اس لئے کہ خلیفہ وقت سے ملاقات ہو جائے۔ برطانیہ کے جلسے پر تو خاص طور پر بہت لوگ اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کے روحانی ماحول سے بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ علمی تربیتی اور دینی پروگراموں میں بھی شامل ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے بھی وارث بنیں گے اور خلیفہ وقت سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔ غرض کہ یہاں آنے والوں کا جذبہ ایسا ہے جو کسی دوسرے دنیاوی رشتے میں نہیں ہے اور اسی بات کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائط بیعت میں توجہ دلائی ہے۔

پس یہاں آنے والے مہمان یا مہمانوں کا مقام ایک خاص مقام ہے اور ان کی اہمیت ہے۔ اور اسی وجہ سے ان مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کی بھی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ اور اس اہمیت کو سمجھتے ہوئے ہی افراد جماعت رضا کارانہ طور پر مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ایک دنیاوی لحاظ سے اچھے افسر کو، بڑے کمانے والے کو دیگوں پر کھانا پکانے، روٹیاں پکانے اور دوسرے مختلف کاموں پر لگا دیا جاتا ہے حتی کہ ٹائلٹس کی صفائی پر بھی کھڑا کر دیں تو وہ خوشی سے یہ کام کرتا ہے۔ اس لئے کہ ان مہمانوں کی خدمت سے وہ بے انتہا دعاؤں کا وارث بن رہا ہوتا ہے۔ اور پھر یہی کارکن غیر از جماعت مہمانوں کے لئے تبلیغ کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ ایک بچہ بھی جب جلسہ گاہ میں پھر کر پانی پلا رہا ہوتا ہے تو وہ بھی ایک خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے۔ دنیا کو یہ بتا رہا ہوتا ہے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو دنیا میں فساد پیدا کرنے کے لئے نہیں آئے بلکہ دنیا کو مادی پانی بھی پلاتے ہیں، روحانی پانی بھی پلاتے ہیں۔ پس مہمان کی اہمیت میزبان کی اہمیت کو بھی بڑھا رہی ہوتی ہے اور یہ چیز دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آ سکتی۔ پس خوش قسمت ہیں وہ کارکن اور رضا کار جو ایسے مہمانوں کی خدمت کو انجام دینے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مہمانوں اور مہمان نوازی کی بہت اہمیت بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام اور خوبیوں کا جب ذکر فرمایا تو ان کے مہمان نوازی کے وصف کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ پس وہ میزبان جو بے نفس ہو کر مہمان نوازی کرتے ہیں اور مہمان کو دیکھتے ہی کسی اور کام کے بجائے مہمان کی خدمت کی فکر کرتے ہوئے ان کے لئے تیاری شروع کر دیتے ہیں ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مقام ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ مہمانوں کی اس خدمت سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ان کے پیش نظر ہوتی ہے۔ کوئی خواہش، کوئی مطلب، کوئی شکر گزاری وصول کرنا ان کا مقصود نہیں ہوتا۔

پس دنیا میں نہ ایسے مہمانوں کی مثالیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر کر رہے ہوں اور دنیاوی غرض کوئی نہ ہو اور نہ ہی ایسے میزبانوں کی مثال ملتی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہمان نوازی کر رہے ہوں بلکہ اس کے حصول کے لئے مہمانوں کے آنے سے پہلے ہی ان کو سہولیات مہیا کرنے کے لئے کئی کئی دن سے وقار عمل کر کے اس جنگل کو قابل رہائش اور قابل استعمال بنا رہے ہوں۔ یہ خوبصورت نقشہ ہمیں صرف جماعت احمدیہ میں نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق زمانے کے امام کو ہم نے مانا ہے۔ اس لئے کہ خلافت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ہر سال کا تجربہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا مرد عورت بچہ جوان بوڑھا ایک خاص جذبے سے خدمت کرتا ہے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ خدمت اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس جذبے سے ہوگی اور ہو رہی ہے۔ اور وقار عمل کی جو رپورٹس مجھے مل رہی ہیں ان کے مطابق اس سال تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے نوجوان بھی وقار عمل میں وقف عارضی کر کے شامل ہو رہے ہیں جن کو پہلے یہ تجربہ نہیں تھا یا پہلے ان کی اس طرف توجہ نہیں کروائی گئی۔ جو اپنے آپ کو جماعت سے منسلک کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ مَیں احمدی ہوں اس کے بارے میں مَیں تو ہمیشہ یہ کہا کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے کسی کی جماعت کے کام کی طرف عدم توجہ ہے تو اس لئے کہ جو لوگ توجہ دلانے کے کام پر مامور ہیں وہ صحیح طور پر اپنا فرض ادا نہیں کرتے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی بھی فرد کو جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے ضرورت بتا کر کسی کام کے لئے بلایا جائے اور وہ نہ آئے۔ پس صحیح رہنمائی کرنا ہمارا فرض ہے اور اس لئے اللہ تعالیٰ کا بھی یاد دہانی کا حکم ہے کہ صحیح رہنمائی ملتی رہے۔ اور یقیناً صحیح رہنمائی اور صحیح رنگ میں رہنمائی اور نصیحت سے طبیعتوں میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر صرف یہی نہیں کہ کمزوروں یا توجہ نہ دینے والوں کو رہنمائی اور نصیحت کی ضرورت ہے۔ بہت سے نئے شامل ہونے والے ہیں جن کو نظام کا پوری طرح علم نہیں ہوتا ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ انہیں خدمت کے جذبے کی حقیقت بتائی جائے۔ گو ان نئے شامل ہونے والوں کی اکثریت دوسروں کے نمونے دیکھ کر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتی ہے لیکن پھر بھی توجہ کی ضرورت رہتی ہے۔ اسی طرح بچے شامل ہو رہے ہیں۔ ان کو بھی ڈیوٹیاں اور خدمت کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ نئے نوجوان خدمت کے لئے توجہ دلانے سے آگے آئے ہیں۔ ان کی صحیح رہنمائی کے لئے اور ان کو مزید فعّال بنانے کے لئے بھی کہ مہمانوں کی خدمت کس طرح کی جانی چاہئے، خدمت کی اہمیت بتانے کے لئے نصیحت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذّاریات:56)۔ یعنی یاد دلاتا رہ کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

پس اس یاد دہانی کو بھی بلا وجہ کی بات کو دہرانا یا repetition نہیں سمجھنا چاہئے۔ بہت سے کارکنوں کو اس یاد دہانی سے ہی اپنی اہمیت کا اندازہ اور احساس ہوتا ہے۔ کوئی توجہ طلب بات پہلے سنی ہونے کے باوجود وہ بھول جاتے ہیں یا اتنی توجہ نہیں رہتی اور یاد دہانی سے پھر توجہ پیدا ہو جاتی ہے اور بعض اس کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ ہمیں توجہ پیدا ہوئی۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جلسے پر آنے والے بہت سے ایسے ہیں جو دُور دُور کا سفر کر کے آتے ہیں اور مسافروں کی خدمت کا حق ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر فرض قرار دیا اور ان کا شیوہ قرار دیا۔ ہمارے یہاں جلسہ پر آنے والے مہمانوں کا تقریباً چھٹا حصہ جو یوکے میں جلسے میں شامل ہوتے ہیں وہ یورپ کے علاوہ دوسرے ملکوں سے، مشرق بعید سے، پاکستان سے، ہندوستان سے، افریقہ سے، امریکہ سے، ساؤتھ امریکہ سے، جلسے کی برکات سمیٹنے کے لئے آتا ہے۔ تو بہت دُور دُور کے ممالک سے آتے ہیں اور تقریباً باقی میں سے نصف ایسے مہمان ہیں جو یہاں کے دوسرے شہروں سے آتے ہیں۔ تو یہ سب بھی مہمان ہیں، مسافر ہیں بلکہ بعض بوڑھوں اور کمزوروں اور بیماروں کے لئے لندن سے حدیقۃ المہدی جانا بھی ایک سفر ہوتا ہے، تکلیف دِہ سفر ہوتا ہے جو بڑی تکلیف اٹھا کر وہ کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ہر ڈیوٹی دینے والے اور ڈیوٹی دینے والی کارکنہ کو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے۔ انہیں یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہمارے مسافر ہیں، مہمان ہیں ان کی ہم نے خدمت کرنی ہے اور ان سے ہر طرح حسن سلوک کرنا ہے۔ بعض دفعہ بعض مہمانوں کے غلط رویے بھی ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ہر کارکن کو ہر ڈیوٹی دینے والے کو حوصلے سے کام لینا چاہئے اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر شعبے کے کارکن کو اپنے فرائض ادا کرنا چاہئیں۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے نبی کی مثال دے کر قرآن شریف میں جو توجہ دلائی ہے کہ مہمان کو کس طرح سنبھالنا ہے۔ مہمان کے سلام کے جواب میں اس سے زیادہ بھرپور طریق پر اسے سلام کا جواب دینا ہے۔ اس کے لئے نیک جذبات کا اظہار کرنا ہے۔ اسے امن اور تحفظ دینا ہے۔ خوشی کا اظہار کرنا ہے۔ حقیقی سلامتی ہوتی ہی اس وقت ہے جب خوشی پہنچے اور مہمان صرف یہی نہیں کہ احمدی ہی مہمان ہیں۔ غیر (احمدی) مہمان، غیر لوگ زیادہ توجہ چاہتے ہیں۔ اس لئے بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ غیر صرف observe کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ رویے کیسے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ان سے کیسا سلوک ہے۔ وہ تو اچھا سلوک ان سے کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ دوسروں سے کیسا سلوک ہے۔

پس ہر وقت اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ہم نے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور حقیقی طور پر ایسی خدمت کرنی ہے جو ہمیں حقیقی خوشی پہنچانے والی ہو۔ پس ہمارے ہر آنے والے مہمان سے ہمیں اس طرح خوشی پہنچنی چاہئے جس طرح اپنے عزیز مہمان کو دیکھ کر ہوتی ہے، کسی قریبی کو دیکھ کر ہوتی ہے، اور جب ایسی خوشی ہو تو پھر ہی خدمت کا حق بھی ادا ہوتا ہے۔ اپنوں کی خدمت اور مہمان نوازی، قریبیوں کی خدمت اور مہمان نوازی یہ تو سب کر لیتے ہیں۔ زیادہ پیارے اگر کسی کے ہوں تو ان کے نخرے بھی برداشت کر لیتے ہیں۔ اصل جذبۂ خدمت تو اس وقت پتا چلتا ہے جب کوئی خونی رشتہ نہ ہو۔ جب مہمان آتے ہیں تو سلامتی حاصل کرنے اور سمیٹنے کے لئے آتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ جلسے کے مہمان ہیں جن کے کوئی دنیاوی مقاصد نہیں ہوتے۔ پس ایسے مہمانوں کے لئے حتی المقدور سلامتی اور آسانیوں کے مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے جو ہمیں کرنے چاہئیں۔ پھر مہمان نوازی کا یہ معیار ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے کہ اپنے تمام تر وسائل کے مطابق اور حالات کے مطابق جو بہترین مہمان نوازی کی سہولت ہم مہیا کر سکتے ہیں وہ کریں۔ انتظامیہ کو اس بارے میں ہمیشہ سوچتے رہنا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ ہم سے اس قسم کی مہمان نوازی چاہتا ہے کہ بہترین سہولت مہیا ہو۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والے تھے۔ آپؐ نے ہماری اس بارے میں کس طرح رہنمائی فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مہمان کا تم پر حق ہے اسے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
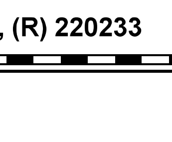
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ادا کرو۔ (سنن الترمذی ابواب الزھد باب نمبر 63/64 حدیث نمبر 2413)

ایسی مثالیں بھی ہیں کہ مہمان زیادہ آ گئے، آپؐ نے صحابہ میں مہمان بانٹنے شروع کر دیئے اور خود بھی، اپنے حصے میں بھی مہمان لئے۔ انہیں اپنے گھر لے گئے۔ گھر جا کر پتا لگا کہ تھوڑا سا کھانا اور مشروب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے جب آپؐ نے پوچھا تو انہوں نے عرض کی کہ آپ کی افطاری کے لئے تھوڑا سا رکھا ہوا ہے۔ صرف وہی گھر میں ہے اور تو کچھ نہیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا چکھا اور مہمان کو کہا کہ اب تم کھاؤ۔ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھا بھی اس لئے ہوگا کہ میرے لینے اور کھانے سے اس میں برکت پڑ جائے۔ اور مہمانوں کے لئے وہ برکت والا کھانا ان کے لئے سیری کا باعث بن جائے۔ اور پھر روایت سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اس تھوڑے سے کھانے سے جو حضرت عائشہؓ کے مطابق صرف آپ کی افطاری کے لئے تھا مہمان سیر بھی ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 795-794 حدیث 24015 مسند طخفۃ الغفاریؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی بھی اس رنگ میں تربیت کی تھی کہ صحابہ بھی بےلوث مہمان نوازی کا جذبہ رکھتے تھے۔ ہر قسم کی تکلیف سے آزاد ہو کر کشائش میں اور مددگاروں کی موجودگی میں تو مہمان نوازی سب کر لیتے ہیں۔ اصل مہمان نوازی تو وہ ہے جو اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر کی جائے۔ اور مہمان کا یہی حق ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور مومنین کو اس طرف توجہ دلائی کہ اس حق کو ادا کرو۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا ہی اثر تھا اور صحابہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کا شوق تھا جس کی وجہ سے صحابہ میں بھی اس مہمان نوازی کی حیرت انگیز مثالیں ملتی ہیں۔ ایسی مثالیں مہمان نوازی کی ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کو بھی خوش کر دیا اور اس خوشی کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اسی وقت جب مہمان کی مہمان نوازی ہو رہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کر دیا۔ وہ میاں بیوی اور بچے کس مقام کے میزبان تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے خوشی کا اظہار کیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو خراج تحسین ملا۔ اس کی تفصیل ایک روایت میں یوں بیان ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کی کہ حضور مَیں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارات کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا کہ آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ ہمارے کھانے کے لئے کچھ نہیں۔ انصاری نے کہا کہ اچھا تم کھانا تیار کرو اور پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپ تھپا کر بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا۔ چراغ جلایا۔ بچوں کو کسی طرح سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے یہ ظاہر کرنے لگے کہ وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ پس وہ دونوں رات بھوکے ہی رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی مسکرا دیا یا فرمایا کہ تم دونوں کے اس فعل کو اس نے پسند فرمایا۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ اسی موقع پر یہ آیت بھی نازل ہوئی کہ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر:10) کہ یہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص ہیں۔ ایثار پیشہ مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورتمند اور بھوکے ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب باب قول اللہ ویؤثرون علی انفسھم ... الخ حدیث 3798)

پس یہ ان کی تدبیر تھی جس پر اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوا کہ تھوڑا کھانا دیکھ کر مہمان کہیں جھجک نہ جائے۔ اپنا ہاتھ کہیں کھانے سے روک نہ لے۔ یہ تدبیر انہوں نے کی کہ چراغ کو بجھا دو تا کہ مہمان جس کے اکرام کے بارے میں حکم ہے اس کو یہ احساس پیدا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے گھر والوں کو کوئی تنگی آ رہی ہے۔ دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے۔ پس اس کے لئے تو ہمیں خاص طور پر مہمان نوازی کرنی چاہئے۔

پس آج بھی ہمیں اس بات کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ان دنوں میں آنے والے مہمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے مہمان ہیں۔ دینی مقصد کے لئے سفر کر کے آنے والے مہمان ہیں۔ آج بھی گو مقصد ایک ہے لیکن حالات مختلف ہیں۔ آج جب کارکنوں کو مختلف خدمات اور مہمان نوازی کے لئے بلایا جاتا ہے تو انتظامیہ یہ نہیں کہتی کہ اپنے گھر لے جا کر مہمان نوازی کرو۔ لوگوں کے وہ حالات نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے۔ آپ کے صحابہ کے جو حالات تھے کہ گھر میں کچھ بھی نہیں یا بہت تھوڑا ہے پھر بھی اپنے نفس کو مشقت میں ڈال کر، اپنے بچوں کی بھوک کی قربانی دے کر پھر بھی خدمت کرنی ہے۔ یہاں تو سب کچھ کارکنوں کو دے کر پھر کہا جاتا ہے کہ مختلف انتظامات کے تحت کام کرنے کے لئے صرف اپنے آپ کو پیش کرو۔ نظام جماعت باقی سہولیات مہیا کرے گا۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آپ سب کارکنان مرد عورتیں بچے خوش قسمت ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر مامور کئے گئے ہیں اور بغیر کسی مشقت کے صرف مہمان نوازی کے فرائض ہی ادا کر رہے ہیں۔ کوئی مالی بوجھ نہیں پڑ رہا یا کسی اور قسم کی قربانی نہیں دینی پڑ رہی۔ ربوہ میں جب جلسہ سالانہ ہوتا تھا تو ربوہ کے مکین اپنے گھروں کے آرام کو مہمانوں کے آرام کی خاطر قربان کر دیا کرتے تھے۔ جماعت کو اپنے گھر پیش کر دیتے تھے کہ ان کے مہمان اس میں ٹھہرائے جائیں۔ باوجودیکہ لنگر ہمیشہ جاری رہتا تھا، یہ خاص طور پر جلسے کے آٹھ دس دنوں میں بعض بوجھ اٹھا کر بھی کھانے پینے کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے لیکن بہرحال وہ حالات کہیں بھی نہیں تھے جس کے نمونے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ہمیں دکھائے۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوہ میں ہمیں اپنے آقا کی اتباع میں وہ نمونے نظر آتے ہیں جب آپ نے مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے اپنا آرام بھی قربان کیا اور سردی میں بغیر کسی رضائی کے، بغیر بستر کے رات بسر کی۔ (ماخوذ از اصحابِ احمد جلد چہارم صفحہ 180 روایت نمبر 76 مطبوعہ ربوہ)۔ کھانے کے انتظامات کے لئے حضرت امّاں جان کا زیور بھی رقم کے بندوبست کے لئے استعمال کیا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ جلد 13 صفحہ 364 روایت حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ)۔ اور یہی قربانی کا جذبہ آپ کے صحابہ نے بھی ہمیں دکھایا جو دوسروں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے ضمن میں بھی اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ ہمارے احباب ایسے نہیں ہونے چاہئیں جو اپنے آپ کو دوسروں پر ترجیح دیں بلکہ قربانی کرنی چاہئے۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395-394)

ایک واقعہ ہے، سیرت میں لکھا ہے۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب کا بیان ہے کہ میرے لئے جو ایک چارپائی حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دے رکھی تھی۔ جب مہمان آتے تو میری چارپائی پر بعض صاحب لیٹ جاتے اور مَیں مُصلّیٰ زمین پر بچھا کر لیٹ جاتا۔ اور جب میں بستر چارپائی پر بچھا لیتا تو بعض مہمان اس چارپائی بستر شدہ پر لیٹ جاتے۔ میرے دل میں ذرہ بھر بھی رنج یا ملال نہ ہوتا اور میں سمجھتا کہ یہ مہمان ہیں اور ہم یہاں کے رہنے والے ہیں۔ اور بعض صاحب میرا بستر چارپائی کے نیچے زمین پر پھینک دیتے اور اپنا بستر بچھا کر لیٹ جاتے۔ ایک دفعہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت اقدس علیہ السلام کو ایک عورت نے خبر دے دی کہ پیر صاحب زمین پر لیٹے پڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا چارپائی کہاں گئی؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ آپ فوراً باہر تشریف لائے اور گول کمرے کے سامنے مجھے بلایا کہ زمین میں کیوں لیٹ رہے ہو۔ برسات کا موسم ہے اور سانپ بچھو کا خطرہ ہے۔ میں نے سب حال عرض کیا کہ ایسا ہوتا ہے اور مَیں کسی کو کچھ نہیں کہتا۔ آخر ان لوگوں کی تواضع اور خاطر مدارات ہمارے ذمہ ہے۔ یہ سن کر آپ اندر گئے اور ایک چارپائی میرے لئے بھجوا دی۔ ایک دو روز تو وہ چارپائی میرے پاس رہی۔ آخر پھر ایسا ہی معاملہ ہونے لگا جیسا کہ مَیں نے بیان کیا۔ پھر کسی نے آپ سے کہہ دیا۔ پھر آپ نے اور چارپائی بھجوا دی۔ پھر ایک روز کے بعد وہی معاملہ پیش آیا۔ پھر آپ کو کسی نے اطلاع دی اور صبح کی نماز کے بعد آپ نے مجھے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب بات تو یہی ہے جو تم کرتے ہو۔ (یعنی یہ مہمان نوازی کا حق ہے) اور ہمارے احباب کو ایسا ہی کرنا چاہئے لیکن تم ایک کام کرو۔ ہم ایک زنجیر لگا دیتے ہیں۔ چارپائی میں زنجیر باندھ کر چھت میں لٹکا دیا کرو۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم یہ سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ ایسے بھی استاد ہیں جو اس کو بھی اتار لیں گے۔ پھر آپ بھی ہنسنے لگے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد سوم صفحہ 345-344 مطبوعہ ربوہ)

تو مہمان نوازی میں اس طرح کے لطیفے بھی ہو جاتے ہیں۔ مذاق کی باتیں۔ لطیفے کے لفظ سے مجھے یاد آ گیا بعض دفعہ میں لطیفہ کہہ کر مزاح کی کوئی بات بیان کرتا ہوں۔ اردو میں لطیفہ کا مطلب ہے کوئی اچھی بات یا کوئی گہری نکتے کی بات اور مزاح کی بات۔ یہ سارے اس کے مطلب ہیں۔ ایک دفعہ میں خطبہ میں سن رہا تھا تو بجائے لطیفہ کو مزاح کی بات کر کے ذکر کرنے کے ترجمہ کرنے والے نے اس کو بڑا نکتہ کر کے بیان کیا تھا جس طرح اس میں کوئی سبق، گہرا نکتہ بیان ہو رہا ہے۔ تو ترجمے میں بعض دفعہ غلطیاں ہو جاتی ہیں لیکن یہاں بہرحال ایک نکتہ ہے کہ اپنی چیز کی حفاظت کرنی چاہئے۔

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS — SIGN OF PURITY
Since 1948

پھر آپ علیہ السلام کے ایک نمونے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو ہمارے کام کرنے والے عہدیداروں کے لئے بھی ایک نمونہ ہے اور کارکنان کے لئے بھی ایک سبق ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں کہ جنگ مقدس کی تقریب پر بہت سے مہمان جمع ہو گئے تھے۔ ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کھانا رکھنا یا پیش کرنا گھر میں بھول گیا۔ میں نے اپنی اہلیہ کو تاکید کی ہوئی تھی مگر وہ کثرت کاروبار، مشغولیت کی وجہ سے بھول گئی یہاں تک کہ رات کا بہت بڑا حصہ گزر گیا اور حضرت نے بڑے انتظار کے بعد استفسار فرمایا۔ (کھانے کے متعلق پوچھا) تو سب کو فکر ہوئی۔ بازار بھی بند ہو چکا تھا اور کھانا نہ مل سکا۔ حضرت کے حضور صورتحال کا اظہار کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس قدر گھبراہٹ اور تکلیف کی کیا ضرورت ہے۔ دستر خوان میں دیکھ لو۔ کچھ بچا ہوا ہوگا۔ وہی کافی ہے۔ دستر خوان کو دیکھا تو اس میں روٹیوں کے چند ٹکڑے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ یہی کافی ہیں اور ان میں سے ایک دو ٹکڑے لے کر کھا لئے اور بس۔

پس ہمارے کارکنوں کے لئے یہ سبق ہے کہ بعض دفعہ بعض حالات میں کہیں خوراک کی کمی ہو جائے تو پریشان نہیں ہونا چاہئے بلکہ مہمانوں کی خاطر قربانی کرنی چاہئے۔

شیخ یعقوب علی صاحب یہ لکھتے ہیں کہ بظاہر یہ واقعہ نہایت معمولی معلوم ہوگا مگر اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سادگی اور بے تکلفی کا حیرت انگیز اخلاقی معجزہ نمایاں ہیں۔ کھانے کے لئے اس وقت نئے سرے سے انتظام ہو سکتا تھا اور اس میں سب کو خوشی ہوتی مگر آپ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ بے وقت تکلیف دی جاوے اور نہ اس بات کی پرواہ کی کہ پُر تکلف کھانا آپ کے لئے نہیں آیا۔ اور نہ اس غفلت اور بے پرواہی پر کسی سے جواب طلب کیا اور نہ خفگی کا اظہار۔ بلکہ نہایت خوشی اور کشادہ پیشانی سے دوسروں کی گھبراہٹ کو دُور کر دیا۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد سوم صفحہ 333 مطبوعہ ربوہ)

پس اگر کبھی ایسا موقع پیدا ہو جائے تو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ اکثریت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کارکنان کی ایسی ہے جو اچھے اخلاق دکھانے والی ہے۔ اس کی پرواہ نہیں کرتی۔ لیکن بعض دفعہ بعض شکوہ کرنے والے بھی ہوتے ہیں تو ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن ہر شعبے کے افسران اور شعبہ خوراک یا مہمان نوازی کا بھی کام ہے کہ اپنے کارکنان کے لئے پہلے انتظام کر کے رکھا کریں تا کہ جب وہ اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر آئیں تو ان کو خوراک مہیا کی جا سکے یا کھانا یا کوئی اور انتظام ہو۔

ایک اصولی ہدایت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے اسے کارکنان کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

’’میرا ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمان کو آرام دیا جائے۔ مہمان کا دل مثل آئینے کے نازک ہوتا ہے۔ (شیشے کی طرح نازک ہوتا ہے) اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’اس سے پیشتر مَیں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بہ مجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 292۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی بھی کسی مہمان کو جذباتی ٹھیس نہیں پہنچانی۔ ہر کارکن کا ہر جگہ اور ہر موقع پر فرض ہے کہ اعلیٰ اخلاق کا ہمیشہ مظاہرہ کرنا ہے۔ اگر کوئی تکلیف کا اظہار کرے بھی تو بجائے اس کے کہ اس کو رُوکھا سُوکھا جواب دیا جائے اس کی تکلیف دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔

آخر میں مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف شعبہ جات میں اب کارکنان کی کافی تربیت ہو چکی ہے اور اپنے کاموں کو خوب سمجھتے ہیں اور انہیں اس کے کرنے کی اٹکل بھی ہے۔ لیکن بعض دفعہ ضرورت سے زیادہ اعتماد انتظام میں کمزوریاں پیدا کر دیتا ہے۔ اعتماد تو رکھیں لیکن اس وجہ سے باریکی میں جا کر اس کے تمام جزئیات کی طرف توجہ دینے میں سستی نہ کریں۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ جو سکیورٹی کا شعبہ ہے اسے خاص طور پر بہت زیادہ فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ جس طرح جماعت دنیا میں متعارف ہو رہی ہے۔ ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں۔ ہر غلط بات کی جرأت مندانہ طریقے پر جماعت نفی کرتی ہے۔ آجکل بہت سارے شدت پسندوں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے بعض باتیں کی ہیں، کر رہے ہیں۔ جماعت ہمیشہ ان کی نفی کرتی ہے۔ تو اس قسم کی جب باتیں ہو رہی ہوں تو اس سے حاسدین اور مخالفین کی تعداد بھی بڑھ رہی ہوتی ہے اور جماعت کے خلاف تدبیریں کرنے کی ان کی کوششیں بھی بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے اس شعبہ کو ہر لحاظ سے ابھی سے فعّال ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ اس دن جا کے جائزے لیں گے بلکہ باقاعدہ ڈیوٹیاں شروع ہونی چاہئیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ سکیورٹی کی تمام تر گہرائی اور گہری نظر کے ساتھ ساتھ جیسا کہ میں نے کہا اخلاق کے اظہار میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ ہر جگہ جہاں چیکنگ کے پوائنٹس ہیں وہاں ڈیوٹی دینے والے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنے والے ہوں اور ہر جگہ صرف بچے نہ ہوں بلکہ بڑے سمجھدار افراد بھی ہر جگہ موجود ہونے چاہئیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ سب کام کرنے والے اپنے کاموں کے احسن رنگ میں انجام پانے کے لئے دعا کریں۔ ہمارے سب کام کسی کی قابلیت اور کوشش سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور مدد کو حاصل کرنے کے لئے دعا بہت اہم ہے جسے ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ اسی طرح ہم سب کو بھی، کارکنوں کے علاوہ بھی ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جلسے کے تمام انتظامات اپنے فضل سے بروقت مکمل فرمائے اور مہمانوں کے لئے ہر طرح کی سہولیات مہیا ہوں۔ ❁

ادارہ ہفت روزہ بدر کی جانب سے

قارئین بدر کو عید الاضحیٰ کی مبارکباد

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association, USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

بیان فرمودہ خطبات نکاح

”نکاح اور شادی یہ خوشی کے ایسے موقعے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ جب نئے رشتے بن رہے ہوں تو ان رشتوں کی بنیاد تبھی صحیح طور پر قائم رہ سکتی ہے جب تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والے ہوں۔“

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 جون 2012ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ایک نکاح عزیزہ احمد خولہ خدیجہ کاہلوں کا (جو مکرم طاہر احمد کاہلوں صاحب ہالینڈ کی بچی ہیں) عزیزم انصر بلال انور ابن مکرم محمد انور صاحب کے ساتھ ہے۔ انصر بلال جامعہ کے طالب علم ہیں۔

پھر حضور انور نے مکرم انصر بلال صاحب سے دریافت فرمایا کہ ابھی طالب علم ہی ہیں؟ پاس نہیں ہوئے ابھی؟ مکرم انصر بلال صاحب کے جواب پر کہ پاس ہو گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا طالب علم تو نہیں، اب تو مربی صاحب ہو گئے ہیں۔

اور دوسرا نکاح عزیزہ ذکیہ شیریں طارق باجوہ صاحبہ کا (جو طارق باجوہ صاحب کی بیٹی ہیں) عزیزم رضوان محمود شبیر ابن مکرم محمد شبیر صاحب لندن کے ساتھ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نکاح اور شادی یہ خوشی کے ایسے موقعے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ جب نئے رشتے بن رہے ہوں تو ان رشتوں کی بنیاد تبھی صحیح طور پر قائم رہ سکتی ہے جب تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والے ہوں۔ حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں۔ پس اس بات کو نئے قائم ہونے والے رشتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے کہ رشتے صرف دنیاوی مقصد کیلئے قائم نہ ہو رہے ہوں بلکہ یہ رشتے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے قائم ہوں۔ اور ایسے رشتے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کیلئے ہوں وہ پھر ہمیشہ رہنے والے رشتے ہوتے ہیں اور ایسے رشتوں سے پھر وہ نسلیں پیدا ہوتی ہیں جو دین پر چلنے والی ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوں۔ اللہ اور رسول کے احکامات پر عمل کرنے والی ہوں۔ پس اس موقعہ پہ اللہ تعالیٰ نے جو خاص طور پر ہمیں توجہ دلائی ہے، ان باتوں کو لڑکے اور لڑکی دونوں کو مدّنظر رکھنا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ جیسا کہ میں نے کہا پہلا نکاح عزیزم انصر بلال انور کا ہے جو کہ واقف زندگی مربیٔ سلسلہ ہیں اس سے نکاح کرنے والی بچی کو بھی علم ہونا چاہیے کہ واقف زندگی کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کر دی ہے۔ پانچ گھنٹے یا چھ گھنٹے یا آٹھ گھنٹے اس کی زندگی دین کیلئے نہیں بلکہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ اب دین کیلئے ہے اور ہونا چاہیے اور یہی اصل روح ہے جو واقف زندگی میں ہو تو تبھی وقف بھی نبھایا جا سکتا ہے۔ پس اس روح کے ساتھ جب واقف زندگی کام کرتا ہے تو اس کی بیوی کو، اس سے شادی کرنے والی کو بھی احساس رہنا چاہیے کہ اس نے دین کے کاموں میں کبھی اس کیلئے روک نہیں بننا بلکہ اس کا ممد اور معاون بننا ہے تا کہ ایک واقف زندگی احسن رنگ میں دینی خدمات بجالا سکے۔ واقف زندگی کی بیوی کو کبھی یہ شکوہ نہیں ہونا چاہیے کہ مجھے وقت نہیں دیا، توجہ نہیں دی۔ واقفین زندگی کی بیویوں کو بہت سارے کام خود کرنے پڑتے ہیں۔ اگر دنیاداری کی خاطر ایک شخص جو اپنے بزنس میں اور اپنے کام میں مصروف ہے اور گھر کو وقت نہیں دے سکتا اور بیوی اس گھر کو چلاتی ہے، ساری ذمہ داریاں نبھاتی ہے تو واقف زندگی کی بیوی کو تو پھر مزید نکھار کر اس کام کو کرنا چاہیے کہ کس طرح اس نے گھر کو سنبھالنا ہے، نہ صرف سنبھالنا ہے بلکہ احسن رنگ میں اس کو چلانا ہے تا کہ گھر کی فکروں سے ایک واقف زندگی آزاد ہو جائے، پس یہ ہمیشہ لڑکی کو اپنے مدنظر رکھنا چاہیے۔ اور واقف زندگی خاوند کا بھی کام ہے کہ اس کے سامنے آنحضرتؐ کی ذات اسوۂ حسنہ ہو جنہوں نے فرمایا ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بہتر ہے اور میں سب سے زیادہ تم میں سے اپنے اہل کے ساتھ بہتر ہوں۔ پس آنحضرتؐ کے اسوہ کا ادراک سب سے زیادہ ایک واقف زندگی کو ہونا چاہیے اور اس لحاظ سے اس کو اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا چاہیے، گھر کی ذمہ داریاں بھی ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ باہر سے آیا ہوں، مصروف ہوں، تھک گیا ہوں تو کام نہیں کرنا۔ جو وقت بھی دین کی خدمت سے بچتا ہے گھر والوں کا بھی حق ادا کرنا چاہیے، بیوی کا بھی حق ادا کرنا چاہیے، بچوں کا بھی حق ادا کرنا چاہیے۔ پس اس اصول کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ یہ ایک بات ہے جو خاص طور پر میں نے ایک واقف زندگی کے بارہ میں کی ہے لیکن یہی چیز ہے جو عمومی طور پر اگر ہر احمدی کے رشتہ میں پیدا ہو جائے تو گھروں کے بہت سے مسائل دور ہو جائیں اور وہ گھر جو دنیاداری کی خواہشات کی وجہ سے مسائل میں پڑے رہتے ہیں ان گھروں میں ایک دوسرے سے پیار محبت کا سلوک نظر آنے والا ہو۔ اور یہی محبت اور پیار کا سلوک ہے جو پھر آئندہ نسلوں میں بھی چلتا ہے۔ اور گھروں کے سکون کی وجہ سے پھر آئندہ نسلیں بھی صحیح تربیت پاتی ہیں اور جس نہج پر ماں باپ ان کو چلانا چاہتے ہیں وہ چلتی ہیں۔ اور ایک احمدی کا گھر یقیناً اسی طریق پر چلنا چاہیے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تقویٰ کو مدنظر رکھو۔ پس جب یہ چیز سامنے ہوگی تو پھر آئندہ نسل بھی نیکیوں پر چلنے والی ہوگی اور یوں ایک گھر کے سکون میں مزید خوبصورتی پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کو مدنظر رکھنے والے ہوں اور ہمیشہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ پہلا نکاح عزیزہ احمد خولہ خدیجہ کاہلوں کا ہے جو مکرم طاہر احمد کاہلوں صاحب آف ہالینڈ کی بیٹی ہیں، یہ نکاح انصر بلال انور ابن مکرم محمد انور صاحب کے ساتھ چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پہ قرار پایا ہے۔ دلہن کی طرف سے مکرم مظفر احمد صاحب چٹھہ وکیل ہیں۔ اور دوسرا نکاح عزیزہ ذکیہ شیریں طارق باجوہ بنت مکرم ڈاکٹر طارق باجوہ صاحب کا عزیزم مکرم رضوان محمود شبیر کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہے۔

حضور انور نے دونوں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا، رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 اگست 2012ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا ان میں سے دو نکاح واقفینِ زندگی کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح اور شادی کے بارہ میں جو ہدایات فرمائی ہیں یا جن ہدایات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر نکاح شادی کے موقعہ کے لئے چنا ہے ان میں تقویٰ سب سے پہلی چیز ہے۔ اگر تقویٰ ہو اور ہر انسان اپنے ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی محبت دل میں رکھتے ہوئے، اس کی رضا چاہتے ہوئے انجام دینے کی کوشش کرے تو دنیا میں بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ شادی بیاہ کے معاملے بھی ایسے ہیں جہاں بہت سے مسائل سے نئے قائم ہونے والے رشتوں کو واسطہ پڑتا ہے۔ اگر دل میں تقویٰ ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوں تو یہ مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں اور جو ہدایات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں ان میں ایک ہدایت قولِ سدید کی ہے کہ ایسا سچ بولو جو صاف ستھرا ہو، کوئی ایچ پیچ نہ ہو۔ صرف سچ نہیں بلکہ ایسی سیدھی اور کھری بات جو بڑی واضح ہو اور جس کا کوئی اور مطلب نہ لیا جا سکے۔ اور اسی سے پھر نئے قائم ہونے والے رشتوں میں آپس میں اعتماد پیدا ہوتا ہے اور یہ اعتماد ہے، لڑکے اور لڑکی دونوں کا ایک دوسرے پر اعتماد جو پھر آئندہ زندگی میں رشتے نبھانے اور اعلیٰ رنگ میں نبھانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور پھر یہی نہیں جو نئے رشتے قائم ہو رہے ہیں ان خاندانوں کا بھی آپس میں اعتماد ہونا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ آج جو رشتے قائم ہو رہے ہیں ان میں سے بعض میں تو پہلے بھی آپس میں عزیز داریاں اور رشتہ داریاں ہیں اور بعض رشتے جو قائم ہو رہے ہیں وہ بالکل مختلف خاندان کے ہیں۔ اور ایسے رشتوں میں ایک دوسرے کے بارہ میں زیادہ علم بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر تقویٰ مدنظر ہوگا، سچائی پر قائم ہوں گے، اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت کے حصول کیلئے کوشش ہوگی تو یہ دنیاوی رشتے بھی پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث بن جاتے ہیں۔ پس اس سوچ کے ساتھ ہر نئے قائم ہونے والے رشتہ کو، لڑکے اور لڑکی کو اور ان کے خاندانوں کو ان رشتوں کو آگے بڑھانا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ جن چار نکاحوں کا میں اعلان کروں گا اللہ کرے کہ یہ نئے قائم ہونے والے رشتے ہمارے لئے خوشی کا موجب ہوں۔ اگر رشتے قائم ہوں، اچھے ہوں تو یہ صرف ان خاندانوں کی خوشی نہیں ہوتی بلکہ جہاں وہ لڑکے اور لڑکی کے لئے خوشی کا باعث بنتے ہیں، وہاں خاندانوں کیلئے خوشی کا باعث بنتے ہیں، جماعت کے لئے خوشی کا باعث بنتے ہیں کیونکہ اگر اچھے رشتے قائم نہ ہوں، صحیح طرز پر نہ چلنے والے ہوں، مسائل پیدا کرنے والے ہوں تو جماعت کے لئے بھی بعض دفعہ تکلیف کا موجب بنتے ہیں اور پھر صرف جماعت کے لئے نہیں بلکہ خلیفۂ وقت کے لئے بھی تکلیف کا موجب بنتے ہیں۔ بعض لوگوں کی اصلاح کے لئے پھر بڑا وقت لگانا پڑتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ یہ رشتے جو قائم ہو رہے ہیں ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور کامیاب ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ پہلا نکاح جس کا میں اعلان کروں گا وہ عزیزہ رابعہ ملک بنت مکرم عبدالغفور ملک صاحب کا ہے جو عزیزم عبدالقدوس عارف طالب علم جامعہ احمدیہ کے ساتھ چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے وکیل اس کے نانا ملک عبد الحلیم صاحب یہاں موجود ہیں۔ ان دونوں خاندانوں میں پہلے ہی آپس میں عزیز داری ہے۔ لڑکا اور لڑکی آپس میں خالہ زاد ہیں۔

دوسرا نکاح عزیزہ قرۃ العین بنت مکرم مبشر احمد صاحب بھٹی لاہور کا عزیزم اسامہ شمیم احمد جو جامعہ احمدیہ ربوہ کے طالبعلم ہیں اور شمیم پرویز صاحب نائب وکیل وقف نو کے بیٹے ہیں، کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکا اور لڑکی کے ولی دونوں یہاں موجود نہیں اس لئے وکیل مقرر ہوئے ہیں۔ دولہن کے وکیل مکرم حنیف محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد پاکستان ہیں اور دولہا کے وکیل مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ہیں۔ حضور انور نے مکرم حنیف محمود صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ لڑکی آپ کی بھانجی ہے؟ مکرم حنیف محمود صاحب نے اثبات

میں جواب عرض کیا۔

حضور انور نے فرمایا: تیسرا نکاح عزیزہ ماریہ زبیر بنت مکرم ملک زبیر احمد صاحب مرحوم اٹلی کا عزیزم چوہدری ظہیر احمد ابن مکرم چوہدری منیر احمد صاحب سویڈن کے ساتھ ایک لاکھ سویڈش کرونز پر طے پایا ہے۔ دولہن کے ولی ان کے بھائی عزیزم ملک اوصاف احمد ہیں۔

اور چوتھا نکاح عزیزہ عائشہ بتول منان بنت مکرم میاں مقصود منان صاحب یوکے کا عزیزم عطاء القدوس متین ابن مکرم عبدالمتین صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے چاروں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا، رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔ ☆☆

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 ستمبر 2012ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ یہ مختلف نکاح ہیں جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچوں کے بھی ہیں، ان کے قریبی اور منسوب ہونے والوں کے بھی ہیں، واقفین نو کے اور واقفین زندگی کے بچوں کے بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ نکاح اور شادی کے موقع پر جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں، یہ آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی اور نکاح کے لئے منتخب فرمائی ہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں جو ہدایات فرمائیں ہیں ان ارشادات پر، احکامات پر عمل کر کے نئے قائم ہونے والے رشتے نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں اور آئندہ نسلوں کی نیکی اور تقویٰ کی ضمانت بنیں۔ اپنے گھروں میں محبت، پیار اور بھائی چارہ قائم کرنے والے ہوں، ایک دوسروں کے رحمی رشتوں کی حفاظت کرنے والے ہوں، تعلقات بنانے والے ہوں۔

پس ہر نکاح اور شادی کے موقع پر ایک احمدی مسلمان کو، اس کو جو اپنے آپ کو اس زمانے کے امام کی طرف منسوب کرتا ہے اور یہ عہد کرتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کروں گا۔ اسے ہمیشہ ان باتوں کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے کہ خوشی کے موقع پر بھی اللہ کو نہیں بھولنا اور پھر اپنی زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو میں نے کہا کہ نکاح کا اعلان کروں گا ان کو اب اس بات پر فخر نہیں کرنا چاہیے کہ ہم خاندان میں سے ہیں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خونی رشتہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدیث کا حوالہ دے کے خاص طور پر ایک جگہ بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کو فرمایا تھا کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تم نبی کی بیٹی ہونے کی وجہ سے بخشی جاؤ گی۔ بلکہ اعمال ہیں، نیک اعمال ہیں جو تمہارے بخشنے کا سامان پیدا کریں گے۔ پس نکاح میں یہ آخری آیت پڑھی جاتی ہے کہ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ کہ تم یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔ اپنے عملوں کا ضرور خیال رکھنا۔

پس ہر اس شخص کو جو احمدی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہے، اس کو اس بات کا بہر حال خیال رکھنا ہوگا کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالتے ہوئے اپنے اعمال کو دیکھنا ہے اور پھر ان لوگوں کی اور بھی زیادہ ذمہ واری بن جاتی ہے جو خونی رشتہ کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو خاندان کے افراد کو نبھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طرح عمومی طور پر ہر احمدی کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا حصہ بن کے آپ کے خاندان کا حصہ بن چکا ہے۔ پس اس لحاظ سے ہر احمدی کو، ہر قائم ہونے والے جوڑے کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ان چند باتوں کے بعد اب میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ پہلا نکاح عزیزہ مفلحہ مہر بنت مکرم ظہیر الدین منصور احمد صاحب امریکہ کا عزیزم مرزا نبیل کریم احمد ابن مکرم مرزا عمر احمد صاحب کے ساتھ ہے جو بیس ہزار یو ایس ڈالرز حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزہ مفلحہ کے وکیل ان کے ماموں سید ندیم پاشا صاحب ہیں۔

عزیزہ مفلحہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نواسے ظہیر الدین منصور احمد کی بیٹی ہیں اور اسی طرح ننھیال میں سے حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے خاندان میں سے ہے جو صحابہ میں سے تھے اور تاریخ احمدیت میں ان کا ایک انتہائی مقام ہے۔

اسی طرح عزیزم نبیل حضرت مصلح موعودؓ کے پوتے کا بیٹا ہے۔ اس لحاظ سے بھی ان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے عہدوں کو، اپنے آبا ؤاجداد کی طرف سے دی گئی ذمہ داریوں کو نبھانے کی طرف توجہ کریں اور خوشی کے موقع پر، نکاح اور شادی کے موقع پر اپنے عہدوں کو مضبوط کریں کہ ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور نے فرمایا:۔ دوسرا نکاح عزیزہ سیدہ ناجیہ بنت مکرم سید جلید احمد صاحب کا ہے جو عزیزم میر نصر احمد ابن مکرم میر حبیب احمد صاحب کے ساتھ تیس لاکھ روپیہ حق مہر پر طے پایا ہے۔ سید جلید احمد کیونکہ یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے ان کے وکیل مرزا عمر احمد صاحب ہیں۔

عزیزہ سیدہ ناجیہ جو سید جلید احمد کی بیٹی ہیں، یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سسرالی خاندان میں سے ہیں۔ حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ جماعت میں جانے جاتے ہیں ان کے نواسے سید جلید احمد ہیں جن کی یہ بیٹی ہیں۔ اور میر نصر احمد بھی حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ کی نواسی کے بیٹے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ ثمرین طارق احمد بنت مکرم ودود طارق احمد صاحب امریکہ کا عزیزم احتشام الحق محمود کوثر ابن مکرم انعام الحق کوثر صاحب کے ساتھ ہے جو چار ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزم احتشام الحق کوثر اس دفعہ یا گزشتہ سال جامعہ کینیڈا سے فارغ ہوئے ہیں اور مربی سلسلہ ہیں اور انعام الحق کوثر صاحب بھی پرانے مبلغ سلسلہ ہیں۔ اس لحاظ سے دونوں باپ بیٹا واقفین زندگی ہیں۔ اللہ کرے کہ ان کی آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر قائم رہنے والی اور جماعت کے وقار کا خیال رکھنے والی، خلافت اور جماعت سے وابستہ رہنے والی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ آمنہ ایمن بنت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کا عزیزم احسان محمود ابن مکرم زاہد محمود صاحب کے ساتھ ہے جو ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے ولی شیخ صاحب موجود ہیں اور دولہا کی طرف سے مکرم ڈاکٹر غضنفر اسماعیل نور شیخ صاحب وکیل مقرر ہیں۔

شیخ مبارک احمد صاحب بھی واقف زندگی ہیں اور ربوہ میں ناظر بیت المال آمد ہیں، یہ ان کی بیٹی ہیں اور حسان محمود بھی جامعہ احمدیہ ربوہ کے طالب علم ہیں۔ اس لحاظ سے واقف زندگی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ تہمینہ شمیم خان بنت مکرم شمیم احمد خان صاحب کا ہے۔ عزیزہ واقفۂ نو ہے اور جو بڑی Active واقفۂ نو ہوتی ہیں ان میں شامل ہے۔ شمیم خان صاحب ہمارے مرکزی پرائیویٹ سیکرٹری کے انصار سیکشن کے انچارج ہیں۔ اس لحاظ سے یہ وقف کی روح کے ساتھ خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ یہ باقاعدہ کارکن تو نہیں لیکن کافی وقت دیتے ہیں۔ یہ ان کی بیٹی ہیں اور ان کا نکاح ہو رہا ہے عزیزم عطاء المحسن طاہر ابن مکرم عبدالمؤمن طاہر صاحب کے ساتھ۔ یہ بھی دونوں، لڑکا بھی واقف نو ہے اور عبدالمؤمن صاحب بھی جو عربی ڈیسک کے انچارج ہیں واقف زندگی ہیں۔ ہر کوئی ان کو جانتا ہے۔ یہ نکاح بارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ افشاں منیر طوبیٰ بنت مکرم منیر ذوالفقار صاحب ناصر آباد سندھ کا ہے جو عزیزم زوہیب اطہر ابن مکرم خلیل احمد صاحب کے ساتھ دو لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکے کی طرف سے مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب وکیل ہیں۔ (حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا گیا کہ زوہیب اطہر جامعہ احمدیہ ربوہ کے طالبعلم ہیں۔)

حضور انور نے فرمایا:۔ بچی افشاں منیر، منیر ذوالفقار صاحب کی بیٹی ہے جو ناصر آباد سندھ میں جماعتی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ اور بچی کے دادا واقف زندگی تھے، سیرالیون میں مبلغ بھی رہے اور اس کے بعد پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے کہنے پر سندھ میں بھی کافی عرصہ رہے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ اور عزیزم زوہیب اطہر کے بارہ میں بتایا گیا ہے کہ وہ جامعہ کے طالب علم ہیں، واقف زندگی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ زاہدہ عنبرین بنت مکرم سلیم احمد صاحب بدین کا ہے جو عزیزم توصیف احمد ابن مکرم منیر ذوالفقار احمد صاحب کے ساتھ دو لاکھ روپیہ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے وکیل مکرم مبشر گوندل صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ طیبہ ناصر بنت مکرم ناصر احمد صاحب کا ہے۔ (حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا گیا کہ بچی کے والد ناصر واہلہ صاحب ہیں۔) حضور انور نے فرمایا:۔ یہ ناصر واہلہ صاحب ضلع عمر کوٹ کے امیر ہیں۔ جماعتی خدمات سر انجام دیتے ہیں۔ طیبہ ناصر ان کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم سلیم احمد سرمد ابن مکرم حفیظ احمد جچہ صاحب ربوہ کے ساتھ ہے۔ یہ نکاح ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر طے پایا ہے۔ اور لڑکے کی طرف سے منیر ذوالفقار صاحب وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ مائدہ فیاض بنت مکرم فیاض احمد ملہی صاحب کا عزیزم حافظ ذیشان احمد ابن مکرم محمد سجاد مجوکہ صاحب کے ساتھ ہے جو دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ فیاض ملہی بھی یہاں عمومی کی ڈیوٹیاں دیتے ہیں۔ (حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ عزیزم حافظ ذیشان احمد پڑھائی کر رہے ہیں۔)

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ لبنیٰ احمد بنت مکرم سعید احمد صاحب کا عزیزم توقیر احمد ابن مکرم نصیر احمد صاحب فارن ہام یوکے کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ تہمینہ طاہر بنت مکرم ڈاکٹر محمد نواز صاحب مرحوم کا عزیزم مدثر احمد ابن مکرم مرزا سعید احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

لڑکی کے ولی ان کے بھائی انعام اللہ طاہر صاحب ہیں۔ لڑکے کا یہ دوسرا نکاح ہے۔ لڑکے کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ گھر کے ماحول کو ہمیشہ اچھا رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس شادی کو قائم رکھے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ قرینہ طاہرہ بنت مکرم حسین جمال ترساویج صاحب انڈونیشیا کا عزیزم تنویر علی قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی ابن مکرم محبوب علی صاحب مرحوم انڈیا کے ساتھ تین لاکھ روپے انڈین حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے وکیل مکرم حمید احمد کوہونجیہ صاحب ہیں جبکہ لڑکے کی طرف سے مکرم میجر محمود احمد صاحب وکیل ہیں۔

حضور انور نے مکرم کوہونجیہ صاحب سے دریافت فرمایا: Do you understand Urdu? جس کا انہوں نے مثبت جواب دیا۔

حضور انور نے تمام نکاحوں کے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا، ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو مبارکباد دی۔

❁

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14 نومبر 2013ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب۔ روہیمپٹن) کی نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔ آپ 29 اکتوبر 2013ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم محمد ابراہیم صاحب مرحوم (آف افریقہ) کی بڑی بیٹی تھیں۔ بہت نیک، دعا گو، ملنسار اور خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ چندہ جات بڑی فکر مندی سے ادا کرتی تھیں۔ چند ماہ قبل اپنے تمام زیورات جماعتی تحریکات میں پیش کر دیئے تھے۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اس موقعہ پر درج ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ امین نصرت صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری غلام رسول باجوہ صاحب۔ ملتان) 25 اگست 2013ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم چوہدری فضل قادر صاحب اٹھوال کی بیٹی تھیں جنہیں پنجاب رجمنٹ میں حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے ساتھ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کو اپنے گاؤں میں 15 سال صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بہت مہمان نواز تھیں اور جماعتی مہمانوں کی خدمت کر کے ہمیشہ خوشی محسوس کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم عباس باجوہ صاحب کارکن حفاظت خاص لندن کی والدہ تھیں۔

(2) مکرم صوفی محمد اکرم صاحب (کراچی) 19 اگست 2013ء کو ایک حادثہ میں زخمی ہونے کی وجہ سے 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ بہت عبادت گزار، خدمت خلق کرنے والے نیک بزرگ انسان تھے۔ خلفاء سے گہری محبت، اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ نے نائب امیر اور ناظم انصار اللہ کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ کراچی منتقل ہونے پر وہاں بھی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین بجالاتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرمہ بشریٰ سلام صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک۔ سرینگر کشمیر) 5 ستمبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ کو لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ سرینگر میں سیکرٹری مال اور بعد ازاں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ کو 2002ء میں اپنے خاوند کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) مکرمہ نادرہ طاہر صاحبہ (اہلیہ مکرم طاہر احمد محمود صاحب۔ ربوہ) 28 اگست 2013ء کو بعارضہ قلب وفات پا گئیں۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ بہت ہمدرد، غریب پرور، عبادت گزار، مالی قربانی میں پیش پیش، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کو بھی MTA دیکھنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم Diakite Mafereme صاحبہ (آئیوری کوسٹ) 31 اگست 2013ء کو طویل علالت کے بعد 53 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو 1986ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی اور خاندانی دباؤ کی پرواہ کئے بغیر مضبوطی سے اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ پیشہ کے اعتبار سے ٹیچر تھیں۔ آپ نے نیشنل صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور جماعتی کاموں کے لئے مال اور وقت کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہتی تھیں۔ آپ کے ذریعہ متعدد افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ Grand bassam شہر کی مسجد کی تعمیر کے لئے خطیر رقم بھی پیش کی۔ دکھی انسانیت کی مدد کرنا آپ کا خاص شیوہ تھا۔ آپ نے حج بیت اللہ کی بھی توفیق پائی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) **مکرم محمود الحسن شیرازی صاحب (سابق امیر جماعت چٹاگانگ۔ بنگلہ دیش)** 31 جولائی 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو 8 سال تک امیر جماعت چٹاگانگ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم ایڈیشنل چیف انجینئر کے طور پر ریٹائرڈ ہوئے تھے۔ دوران ملازمت اپنے حسن اخلاق اور دیانت داری کی وجہ سے بہت نام کمایا۔ آپ بہت نیک، صاف گو اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے عشق و وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) **مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی محمد احمد ثاقب صاحب مرحوم۔ ربوہ)** 15 اکتوبر 2013ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور حضرت حکیم محمد عبد العزیز صاحبؓ کی بھانجی اور بہو تھیں۔ مرحومہ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھیں مگر اس کے باوجود قرآن کریم پڑھنے اور سکھانے کا بہت شوق تھا۔ اپنے آبائی گاؤں بھینی ضلع شیخوپورہ میں سینکڑوں خواتین کو قرآن کریم پڑھایا۔ تمام عمر نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے بسر کی اور اپنے بچوں کی بھی اچھے رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 7 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم ممتاز احمد صاحب (قادیان) 28 اگست 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم صوفی غلام احمد صاحب درویش مرحوم کے بڑے بیٹے تھے۔ آپ 27 سال تک نظارت علیا قادیان میں بطور ڈرائیور اور 10 سال جامعۃ المبشرین میں کارکن کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ 2010ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کی توفیق پائی۔ مرحوم بہت کم گو، منکسر المزاج، نماز باجماعت کے پابند، خلافت سے دلی وابستگی رکھنے والے نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(9) مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (اہلیہ مکرم کرنل محمد شفیع صاحب مرحوم۔ پاکستان) 28 اگست 2013ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اعلیٰ اخلاق و کردار کی مالک، مہمان نواز، صلہ رحمی کرنے والی، عبادت گزار اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرم ڈاکٹر پیر فضل الرحمن صاحب (سانگھڑ)۔ 20 ستمبر 2013ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کے بھتیجے اور حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی کے داماد تھے۔ آپ نے امیر ضلع سانگھڑ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ علاوہ ازیں فرقان فورس میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ نہایت معاملہ فہم، نرم مزاج، درویش طبع، صابر و شاکر، مخلص اور نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹوں مکرم ڈاکٹر مجیب الرحمن پاشا صاحب اور مکرم پیر حبیب الرحمن صاحب کو شہادت کا اعزاز حاصل ہے۔

(11) مکرمہ روشن احمد صاحبہ (نیویارک۔ امریکہ) 17 اکتوبر 2013ء کو وفات پا گئیں۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا تعلق بنگلہ دیش سے تھا۔ آپ نے 1996ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی ایک مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ آپ کی سادگی اور پیار و محبت کی وجہ سے ہر ایک آپ سے متأثر ہوتا۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مرزا غلام ربی صاحب (آف نیویارک) کی نانی تھیں۔

(12) **مکرمہ امۃ المجید صاحبہ (اہلیہ مکرم ایاز محمود احمد خان صاحب)** 17 اکتوبر 2013ء کو پاکستان میں وفات پا گئیں۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نہایت ملنسار اور اچھے اخلاق کی خاتون تھیں۔ آپ کو خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

......☆☆☆......

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 نومبر 2013ء بروز منگل کو نماز ظہر و عصر کے بعد دو بجکر 15 منٹ پر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرمہ امۃ النور طاہر صاحبہ (اہلیہ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ بریڈفورڈ یوکے)** کا جنازہ حاضر پڑھایا۔ آپ 25/نومبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب مرحوم کی بڑی بیٹی تھیں۔ آپ کو بچپن سے ہی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین کی توفیق ملتی رہی۔ 1978ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ سیکرٹری موصیات، سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور سیکرٹری تعلیم کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ یوکے میں سیکرٹری تعلیم اور ساؤتھ آل جماعت میں صدر لجنہ بھی رہیں۔ انگلستان آمد کے بعد سالہا سال تک بچوں، ناصرات اور لجنہ کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے اور انہیں نماز اور قرآن کریم کی بعض سورتیں اور دعائیں یاد کروانے کی توفیق پائی۔ ناصرات اور لجنہ کی تعلیمی و تربیتی کلاسز اور نصاب کے سلسلہ میں بھی راہنمائی کرتی رہیں۔ آپ بچپن سے ہی صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو اور نہایت خوش اخلاق، مہمان نواز اور نیک خاتون تھیں۔ جس مشن ہاؤس میں بھی قیام رہا وہاں کی صفائی کے علاوہ جماعتی مہمانوں کی ضیافت کا بہت خیال رکھتیں۔ خلافت کے ساتھ نہایت اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اردو ڈاک ٹیم میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کی اور انہیں جماعت کے لئے مفید وجود بنانے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس موقعہ پر درج ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ آمنہ صدیقہ صاحبہ (اہلیہ مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح مربی سلسلہ) 7 نومبر کو کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ دسمبر 1939ء میں مکرم چوہدری شیر محمد صاحب کے ہاں علی پور ضلع قصور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے دادا چوہدری فتح محمد صاحب نے خلافت ثانیہ میں بیعت کی سعادت پائی۔ آپ کے خاندان میں مکرم چوہدری نورالدین صاحب ذیلدار آف 6/11 L ضلع ساہیوال معروف احمدی تھے۔ آپ کی شادی 1957ء میں مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح سے ہوئی۔ آپ کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ نے پڑھایا۔ ازدواجی زندگی کے 40 برسوں میں سے 18 برس تک آپ کے خاوند افریقہ کے ممالک یوگنڈا، سیرالیون، تنزانیہ اور زیمبیا میں مقیم رہے جبکہ آپ ربوہ میں رہیں۔ آپ لجنہ کے اجلاسات میں باقاعدہ شمولیت اختیار کرتی تھیں۔ جماعتی تقریبات میں دلچسپی سے شامل ہوا کرتی تھیں۔ جماعتی رسائل خصوصاً الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرنے والی تھیں۔ ایک لمبا عرصہ اپنے حلقہ میں لجنہ کی محصّلہ بھی رہیں۔ جنگ کے دوران فوجیوں کے لئے صدریوں کی تیاری میں حصہ لیا۔ درثمین اور کلام محمود کے اشعار بہت کثرت سے یاد تھے۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل استاذ جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ اور صدر محلہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کے چار پوتے پوتیاں وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

(2) مکرم مرزا عبد القدیر چغتائی صاحب (یوکے)

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

21 ستمبر 2013ء کو مختصر علالت کے بعد 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ حضرت ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب (آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ) مصنف چٹھی مسیح کے پوتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم، تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے حاصل کی پھر آپ نے رائیل انڈین ایئر فورس میں شمولیت اختیار کر لی اور دوسری جنگ عظیم میں خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے 1965ء کی جنگ میں تمغۂ خدمت حاصل کیا اور دوسری جنگ عظیم کے دوران حکومت برطانیہ کی طرف سے 9 میڈل بھی حاصل کئے۔ آپ کی شادی حضرت بابا ہدایت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ آف لاہور کی پوتی مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دو بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔ آپ موصی تھے اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ آپ اپنے دادا صاحب اور والد صاحب کی طرف سے بھی چندے ادا کرتے تھے۔ آپ کو کچھ عرصہ گیمبیا میں وقف عارضی کرنے کی توفیق ملی جس کے دوران آپ نے Banjul میں پہلا پانی کا کنواں بنوایا۔ آپ کامیاب داعی اللہ تھے اور آپ کو 89 بیعتیں کرانے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ آپ کو Camberly یوکے میں 22 سال مختلف شعبوں میں جماعتی خدمت بجا لانے کی بھی توفیق ملی۔ خلافت سے بہت وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ آپ بہت ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، نیک اور مخلص انسان تھے۔

(3) مکرم چوہدری غلام نبی چیمہ صاحب (چک نمبر 141 مراد بہاولنگر) 27 جون 2013ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب (سابق امیر و مشنری انچارج تنزانیہ حال مربی ضلع اسلام آباد) کے والد تھے۔

(4) مکرمہ سیدہ کریم خاتون صاحبہ (کراچی) 16 ستمبر 2013ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نے اپنے خاوند کے ہمراہ 1950ء کی دہائی میں احمدیت قبول کی جس کے بعد ان کے خاندان کی طرف سے مخالفت کا دور شروع ہوا لیکن آپ نے اس موقعہ پر بڑے صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے اور مکرم حافظ سید شاہد احمد صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کی نانی تھیں۔

(5) مکرمہ زہرہ کے۔ پی صاحبہ (اہلیہ مکرم ٹی۔ کے محمود احمد صاحب۔ واقف زندگی کیرالہ۔ انڈیا) 12 ستمبر 2013ء کو بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تقویٰ شعار، خاموش طبع اور رحمی رشتوں کا خیال رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ کو اپنی جماعت میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(6) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب مرحوم۔ قادیان) 18 نومبر 2013ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت چوہدری مولا بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ چھوٹی عمر میں ہی قادیان آگئی تھیں۔ بچپن میں حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات اور درس قرآن مجید میں شمولیت کا موقع ملا۔ آپ کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے غیر معمولی محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ تقسیم ملک کے بعد پہلی سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان کی حیثیت سے 10 سال سے زائد عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بلند حوصلہ اور دعا گو خاتون تھیں۔ اپنے شوہر کے ساتھ عہد درویشی کا تمام عرصہ نہایت صبر و شکر، خدمت گزاری اور حسن خلق سے گزارا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان مین تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبد الرشید بدر صاحب سرجن نور ہسپتال قادیان کی والدہ اور مکرم محمد اکبر صاحب واقف زندگی کی خوشدامن تھیں۔

(7) مکرم لعل دین صدیقی صاحب (سابق کارکن تعلیم الاسلام کالج ونصرت جہاں انٹر کالج۔ ربوہ) 8 ستمبر 2013ء کو بعارضہ کینسر 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نے چار خلفائے احمدیت کا دور پایا۔ 10 سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بطور خانسامہ خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند اور اخلاص و وفا کے ساتھ خدمت کرنے والے بہت نیک اور ہنس مکھ انسان تھے۔ آپ ہر سال رمضان المبارک میں تقریباً دس یا پندرہ دفعہ قرآن مجید کا دور مکمل کیا کرتے تھے۔ آپ کی تعلیم زیادہ نہیں تھی مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھتے تھے اور جن مشکل الفاظ کا مطلب سمجھ نہ آتا ان کا مطلب دوسروں سے پوچھا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم محمد سعید صدیقی صاحب (کانپور۔ انڈیا) 2 اکتوبر 2013ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نہات خوش اخلاق، مہمان نواز، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار نیک اور فدائی انسان تھے۔ آپ نے 30 سال تک جماعت کانپور میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 2 بیویوں کے علاوہ 4 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور (کلکتہ۔ انڈیا) 7 نومبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نیک، صالح، خادم دین اور نافع الناس وجود تھے۔ جماعت احمدیہ کلکتہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح ناظم انصار اللہ بنگال و آسام بھی رہے۔ خلافت سے نہایت عقیدت اور والہانہ محبت تھی۔ تقسیم ملک کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی توفیق ملتی رہی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مولوی محمد مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ (حیدرآباد) کے والد تھے۔

(10) مکرم احمد سعید اختر صاحب (ابن مکرم فضل الرحمٰن بسمل صاحب۔ واپڈا ٹاؤن لاہور) 28 اکتوبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ ملتان اور مظفر گڑھ میں مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت بجالاتے رہے۔ بعدازاں جونیئر ریسرچ آفیسر محکمہ ایریگیشن سے ریٹائرمنٹ کے بعد حلقہ واپڈا ٹاؤن لاہور میں رہائش پذیر ہوئے تو وہاں ناظم انصار اللہ اور سیکرٹری وصایا کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نیک، دعا گو، انتہائی سادہ، متوکل اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(11) مکرم محمد صدیق صاحب (کوٹ عبد المالک۔ ضلع شیخوپورہ) گزشتہ سال کوٹ عبد المالک میں موٹر سائیکل کے حادثہ میں 51 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ حضرت مہر دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ تہجد گزار، نماز باجماعت کے پابند، نڈر داعی الی اللہ، مہمان نواز، صابر و شاکر اور نیک انسان تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی اور محبت تھی۔ اپنی ہر چیز خدمت دین کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ آپ کو زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔

(12) مکرم عمر بلال صاحب (ابن مکرم محمد صدیق صاحب۔ کوٹ عبد المالک۔ ضلع شیخوپورہ) گزشتہ دنوں اپنے والد محمد صدیق صاحب کی وفات کے نو ماہ بعد بجلی کا کرنٹ لگنے سے 23 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نمازوں کے پابند، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، خوش خلق، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار نیک نوجوان تھے۔ آپ کو شعبہ اطفال میں مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالانے کا موقع ملا۔ نیز ناظم اطفال، ناظم سمعی بصری اور ناظم عمومی کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

(13) مکرمہ انور بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد علی صاحب مرحوم۔ لاہور) 10 نومبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز، صاف گو اور نیک خاتون تھیں۔ جماعتی اجلاسات اور پروگراموں میں خود بھی حصہ لیتیں اور اپنے بچوں کو بھی ان میں شامل ہونے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ کراچی میں مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم اکرم محمود صاحب مبلغ سلسلہ ہیں اور آجکل ڈنمارک میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(14) مکرم زاہد محمود قریشی صاحب (والٹن۔ لاہور کینٹ) 22 ستمبر 2013ء کو برین ہیمرج سے ساڑھے 52 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ مکرم حکیم محمد عبداللہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم محمد صدیق انصاری صاحب (برادر مکرم مولانا محمد سعید انصاری مرحوم سابق مبلغ سلسلہ) کے نواسے تھے۔ سانحہ لاہور 28 مئی 2010ء میں شدید زخمی ہوئے۔ اسی دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ فون آپ کی عیادت بھی کی۔ آپ نہایت شفیق، بیوی بچوں سے حسن سلوک کرنے والے نیک انسان تھے۔ جماعتی عہدیداران کی بہت عزت کرتے اور مالی قربانی میں بڑے اہتمام اور شوق سے حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(15) مکرم ناصر محمود عباسی صاحب (ابن مکرم نذیر احمد عباسی صاحب۔ ربوہ) 23 جولائی 2013ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ بہت نیک، سادہ مزاج، ملنسار، صاف گو، قناعت پسند اور درویش صفت اور نڈر انسان تھے۔ وقف عارضی کے طور پر کئی جماعتی اداروں میں خدمت کی توفیق پائی۔ نظام جماعت اور خلافت سے نہایت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب (مبلغ سلسلہ انڈونیشیا، ملائشیا اور سنگاپور) کے داماد اور مکرم حافظ محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ (وکالت اشاعت لندن) کے خسر تھے۔

(16) مکرم قاضی مقبول احمد صاحب (جرمنی) 10 اگست 2013ء کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(17) عزیزم سعد اللہ (واقف نو۔ ربوہ) آپ کو 2012ء میں ہڈی کے کینسر کی تشخیص ہوئی تھی جس کی وجہ سے 29 اکتوبر 2013ء کو 16 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ عزیزم نہایت ذہین، اچھے اخلاق و عادات اور اعلیٰ خصوصیات کے مالک تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور چھوٹی عمر سے ہی اپنے غیر از جماعت عزیزوں کو قرآن و حدیث کی رو سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل بڑے مؤثر رنگ میں پیش کیا کرتے تھے۔ عزیز کے والد اِن کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد شہید ہو گئے تھے۔ پسماندگان میں والدہ یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

❀❀❀

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

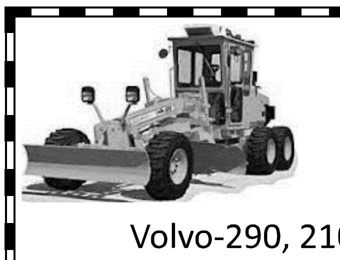
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

(بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2014ء از صفحہ 2)

لینے کے بعد حضورِ انور 'حدیقۃ المہدی' کی جانب روانہ ہوگئے۔

حدیقۃ المہدی (آلٹن)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیقۃ المہدی آلٹن تشریف لانے کے بعد پہلے سٹورز میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں pot washing، روٹی پلانٹ، سپلائی، لنگر خانہ نمبر 3 (کچن)، الیکٹریکل کی ٹیم، ٹرانسپورٹ، پرائیویٹ خیمہ جات، سائٹس کی ٹیموں (جو جلسہ گاہ کی مارکیاں لگانے کا کام کرتے ہیں)، رجسٹریشن، سکیننگ، مخزن تصاویر، طعام گاہ، انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی، طبی امداد وغیرہ شعبہ جات کے کارکنان سے ملنے، ان شعبہ جات کا جائزہ لینے اور ہدایات سے نوازنے کے بعد جلسہ گاہ کی مین مارکی کے اندر ڈیوٹیوں کی تقریب کے لئے تیار کیے جانے والے اسٹیج پر تشریف لے گئے جہاں محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت احمدیہ انگلستان)، محترم ناصر خان صاحب (افسر جلسہ سالانہ برطانیہ) اور محترم عطاء المجیب راشد صاحب (افسر جلسہ گاہ) نے حضورِ انور کے عقب میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دلربا شخصیت کا ایک پہلو حضورِ انور کی شفقتوں اور محبتوں کا ایک بے بہا خزانہ ہے جو پیارے آقا اپنے غلاموں پر بے دریغ لٹاتے نظر آتے ہیں۔ اس معائنہ کے دوران جگہ جگہ ایسا دیکھنے کو ملا کہ پیارے حضور ڈیوٹیوں پر متعین رضا کاران سے ہلکے پھلکے انداز میں بات چیت کرتے، ان کو ہدایات دیتے اور ان کی نہایت پُرشفقت انداز میں دلداری اور حوصلہ افزائی فرماتے کہ کئی دنوں سے اَن تھک کام کرنے والے رضا کاران و کارکنان اپنے پیارے امام کی موجودگی اور ان کے قرب کی برکت سے خوشیوں اور مسرّت سے بھر جاتے اور تازہ دم ہو جاتے اور آئندہ آنے والے دنوں میں مزید محنت، جانفشانی اور بشاشتِ قلبی کے ساتھ اپنے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے مستعد ہو جاتے۔

....

ڈیوٹیوں کے افتتاح کی باقاعدہ تقریب

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جس کی سعادت عزیزم احمد راضی صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ انگلستان کو حاصل ہوئی۔ تلاوت کی جانے والی سورۃ الفرقان کی آیات 62 تا 68 کا انگریزی ترجمہ عزیزم عیسیٰ بشیر آرچرڈ صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں موجود پانچ ہزار کے قریب کارکنان سے خطاب فرمایا۔

کارکنان جلسہ سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا:

الحمد للہ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ بہت سے آپ میں سے پہلے سے اپنے اپنے شعبہ جات میں تربیت یافتہ ہیں اور بڑے احسن رنگ میں کام کرنے والے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا اگر کہیں کسی کام میں خرابی پیدا ہوتی ہے تو اس لیے کہ آپ لوگ اپنے پر زیادہ اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے۔ اس لیے ہمیشہ جو بھی ڈیوٹیاں کسی کے سپرد کی گئی ہوں چاہے وہ چھوٹی ڈیوٹی ہے یا بڑی ڈیوٹی ہے اس کو سنجیدگی سے ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کبھی آپ کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہیے کہ فلاں کام چھوٹا ہے یا کم ہے۔ ہمیشہ یہ سوچ رکھیں کہ چاہے وہ لنگر خانے کی ڈیوٹی ہے، پانی پلانے کی ڈیوٹی ہے بچوں کی، ٹائلٹس کی صفائی کی ڈیوٹی ہے، ٹریفک کی ڈیوٹی ہے ہر جگہ آپ نے پوری توجہ سے اپنے کام سرانجام دینے ہیں۔ اور خاص طور پر سیکیورٹی کے لئے بہت زیادہ توجہ اور vigilence کی ضرورت ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

ہمیشہ یہ خیال رکھیں کہ جلسے کے تمام کاموں کا انحصار آپ لوگوں کے اعلیٰ طریق پر کام کرنے پر ہے اور جلسہ کی کامیابی میں کارکنان اور والنٹیرز بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ پس ہمیشہ اس بات کو مدِ نظر رکھیں۔ اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ فلاں کام کی طرف توجہ دو اور فلاں کی طرف نہ دو، اور فلاں کام کس طرح کرنا ہے۔ اللہ کے فضل سے اس بارے میں، ڈیوٹیوں کے معاملات میں، اپنے شعبوں کے بارے میں آپ لوگ بہت حد تک ٹرینڈ ہو چکے ہیں۔ پس صرف اگر کہیں کمی ہوگی تو اس وقت ہوگی جب کہیں بے احتیاطی سے کام کریں گے، پوری توجہ سے کام نہیں کریں گے، معمولی سمجھیں گے اس کو۔ جرمنی کے جلسے کے بعد بھی میں نے یہی ذکر کیا تھا کہ بڑے اعلیٰ انتظامات تھے ان کے، جہاں تک انتظامات کا تعلق تھا لیکن بعض کمیاں پیدا ہوئیں اس لیے کہ انہوں نے مکمل طور پر اپنے کام کی طرف توجہ نہیں دی، نہ کارکنان نے نہ افسران نے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر کام کو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آپ نے احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کرنی ہے اور کسی کو معمولی نہیں سمجھنا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعا۔ دعاؤں میں اپنے کام کرتے ہوئے وقت گزاریں اور اسی طرح اگر ڈیوٹی کے اوقات میں نماز کے اوقات آتے ہیں اور آپ باجماعت نماز ادا نہیں کر سکتے تو بعد میں اپنی نمازیں ادا کریں اور افسران اور ناظمین اپنے شعبہ جات میں اس بات کی نگرانی کریں کہ تمام کارکنان نماز ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اس مختصر خطاب کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ، ایم ٹی اے اور لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے اور شعبہ جات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ہدایات سے نوازا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے کارکنان سے خطاب فرماتے ہوئے

عشائیہ

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کے بعد تقریبِ عشائیہ میں رونق افروز ہوئے جس میں تمام حاضر کارکنان اور مہمانان شامل ہوئے۔ بعد ازاں حضورِ انور نے نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور پھر قافلہ لندن واپس روانہ ہوگیا۔

....

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں مردوں، عورتوں، بچوں اور بچیوں نے دینی جذبہ سے سرشار اور جماعتی روایات کے عین مطابق اپنے پیارے امام کی ہدایات پر کماحقہ عمل کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور اپنوں اور غیروں پر اس میزبانی کے نہایت خوبصورت اور گہرے اثرات قائم کئے۔

انٹرنیشنل تبلیغی سیمینار

جماعتِ احمدیہ برطانیہ گزشتہ کئی سال سے اس جلسے کے دنوں میں تبلیغی پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔ ان میں سے ایک پروگرام 'انٹرنیشنل تبلیغی سیمینار' ہے۔ اس سیمینار میں لوگ تبلیغ سے متعلق اپنے تجربات سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتے ہیں۔ امسال یہ سیمینار مؤرخہ 28/اگست کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں منعقد کیا گیا جس میں 58 ممالک سے 249/افراد نے شمولیت کی۔ اس پروگرام میں سات ممالک کے نمائندگان نے مختلف موضوعات پر پریزنٹیشنز دیں۔ امسال حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس سیمینار میں دنیا کو اپنے خالق یعنی خدا تعالیٰ کی ہستی کی طرف بلانے اور اس پر کامل یقین پیدا کرنے کیلئے مختلف تجاویز پر غور و خوض کیا گیا۔

خطبہ جمعہ

29/اگست بروز جمعۃ المبارک حضور انور ایدہ اللہ نے حدیقۃ المہدی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضورِ انور نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب کے لئے بعض نہایت اہم تربیتی و

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
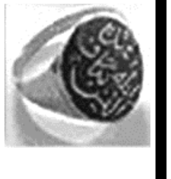

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

انتظامی ہدایات دیتے ہوئے تلقین فرمائی کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کا یہ کام ہونا چاہئے کہ اپنے اس سفر کو اور یہاں آنے کے مقصد کو خالصۃً للّٰہی سفر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مقصد بنائیں۔ اگر یہ نہیں تو جلسہ سالانہ میں تکلیف اٹھا کر اور خرچ کر کے آنے والے اس جلسہ کی غرض و غایت کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ جلسہ ہماری عملی اور اعتقادی ٹریننگ کا کیمپ ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق کوشش کرنی چاہیے کہ ہر احمدی کا دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائے۔ اس جلسہ میں شامل ہو کر ہمیں اپنی دعاؤں اور سوچوں کے یہ دھارے بنانے کی ضرورت ہے۔ حضورِ انور نے جلسہ میں شامل ہونے والوں اور دنیا بھر کے احمدیوں کو اپنے آپ کو عاجزی، حسنِ ظنی، سچائی، عدل و احسان اور دیگر اخلاقِ فاضلہ کا نمونہ بنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہمیں نہ صرف ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنی چاہیے بلکہ اسلام کی امن اور سلامتی کی وسیع تر تعلیم کو دنیا میں عام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اپنے خطبۂ جمعہ کے آخر میں حضورِ انور نے تمام احمدیوں کو اس جلسے کے بابرکت ہونے کے لئے دعا اور اپنی اپنی توفیق کے مطابق روزانہ صدقہ دینے کی تحریک فرمائی۔

....

اسی روز سہ پہر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب ہوئی اور پھر باقاعدہ طور پر افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضور انور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جلسہ کے ایام میں حضور ایدہ اللہ نے افتتاحی خطاب کے علاوہ ہفتہ کے روز قبل دوپہر مستورات سے براہ راست خطاب فرمایا اور پھر بعد دوپہر کے اجلاس میں جماعت احمدیہ کی عالمی ترقی اور دوران سال اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال و برکات کے ذکر پر مشتمل ایمان افروز خطاب سے نوازا۔ اسی طرح اتوار کے روز حضور ایدہ اللہ نے ایک ولولہ انگیز اختتامی خطاب فرمایا۔

❁ اتوار کے روز عالمی بیعت کی تقریب ہوئی جب تمام حاضرین نے اور ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے احمدیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی اور اپنے پیارے امام کے ساتھ مل کر بیعت کے الفاظ دہرائے۔ آخر پر سجدۂ شکر ادا کیا گیا۔ امسال 5 لاکھ 55 ہزار 235 نئے افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ

❁ جلسہ کے دیگر پروگراموں میں سات علمائے سلسلہ نے مختلف موضوعات پر نہایت پُرمغز علمی و تربیتی تقاریر کیں۔ ان تقاریر میں چار تقاریر اردو جبکہ تین تقاریر انگریزی میں تھیں۔ جلسہ کی تمام کارروائی کا رواں ترجمہ اردو کے علاوہ دنیا کی دس مختلف زبانوں انگریزی، عربی، فرنچ، بنگلہ، جرمن، ٹرکش، رشین، سپینش، بوسنین اور انڈونیشین و ملایا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کیا گیا۔

❁ جلسہ سالانہ یوکے کے ایام میں ایک ریڈیو جلسہ ایف ایم بھی جلسہ کی تمام کارروائی نشر کرتا رہا۔ اور موسم اور ٹریفک وغیرہ کے متعلق تازہ معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔ اس ریڈیو کی نشریات کا دائرہ کئی کلومیٹر پر محیط تھا چنانچہ راستہ میں آنے والے احباب کے علاوہ ڈیوٹی پر

ممبرانِ جماعتِ احمدیہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سنتے ہوئے

موجود خدام نے بھی اس سے بھرپور استفادہ کیا۔

❁ جلسہ کے تینوں دن موسم خوشگوار رہا۔ اگرچہ جلسہ سے قبل چند روز تک شدید بارش ہوتی رہی اور محکمہ موسمیات کی جانب سے جلسہ کے دنوں میں بھی بارش کی پیشگوئی موجود تھی اور پہلے دو روز صبح و شام بوندا باندی کا سلسلہ بھی چلتا رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی بدولت موسم سازگار اور خوشگوار رہا اور جلسہ کے انتظامات میں کسی بھی قسم کی کوئی بھی دقّت پیش نہ آئی۔

❁ جہاں تک جلسہ سالانہ میں خدمات بجا لانے والے مختلف شعبہ جات کا تعلق ہے تو امسال اندازاً پانچ ہزار کے قریب رضا کاران مردوں، خواتین، بچوں اور بچیوں نے ڈیوٹیاں دیں۔ تمام شعبہ جات نے اپنے فرائض کو نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ خدا کے فضل سے تمام انتظامات پہلے سے ہر لحاظ سے بہتر رہے۔

❁ ہفتہ کے روز شام کو نمازِ مغرب و عشاء کے بعد مختلف ممالک سے تشریف لانے والے خصوصی مندوبین کے اعزاز میں ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کے زیرِ اہتمام ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ نے شمولیت فرمائی۔

❁ اس جلسہ میں برطانیہ اور دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مختلف عمائدین اور سرکردہ سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی اور جلسہ کے پلیٹ فارم سے جماعت کی امن پسندی، محبت اور بھائی چارے کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ نیز جماعتی ترقی اور کامیابیوں کا اچھے انداز میں ذکر کیا۔ ایک چیز جس کا تقریباً ہر ایک مہمان نے کسی نہ کسی مرحلے پر ذکر کیا وہ یہ تھی کہ اس مقام پر نوّے سے زائد ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود ہیں اور ہر کام بہت منظم، پُرامن اور ہم آہنگی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ یہاں پولیس کے کچھ کارندے بھی موجود ہیں لیکن انہیں نظم و ضبط سے متعلق کوئی شکایت نہیں ملی اور ان کے چہرے بھی بہت مطمئن دکھائی دیتے ہیں۔

❁ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و خطابات کے ساتھ ساتھ جلسہ کے دیگر پروگراموں کو خوبصورتی کے ساتھ کور کیا اور جلسہ کی مناسبت سے کئی خصوصی پروگرامز ٹیلی کاسٹ کئے جو جلسہ سے قبل ہی شروع ہو گئے تھے اور تا اختتام جلسہ جاری رہے۔

ایم ٹی اے کی ان نشریات اور اس کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ کُل دنیا کے احمدی اس بابرکت جلسہ میں شامل ہو کر اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

امسال جلسہ گاہ میں ایم ٹی اے کے زیرِ اہتمام تین عارضی سٹوڈیوز کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جن میں ایم ٹی اے (الاولیٰ)، ایم ٹی اے 3 (العربیہ) اور ایک سٹوڈیو براعظم افریقہ کے ممالک گھانا، سیرالیون اور نائیجیریا کے نیشنل ٹی وی پر روزانہ چند گھنٹے براہِ راست جلسہ کی نشریات دکھانے کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ ایم ٹی اے نے امسال بھی پچھلے سالوں کی طرح علیحدہ علیحدہ چینلز پر جلسہ کے لائیو اور ریکارڈڈ پروگرامز کو نشر کیا اور اس موقع کی مناسبت سے متعدد زبانوں میں پروگرامز پیش کئے گئے۔

❁ جلسہ کے موقع پر خصوصی تصویری نمائش کا اہتمام شعبہ مخزن تصاویر کے تحت کیا گیا جس میں نہایت اہم اور نادر تصاویر بھی شامل تھیں۔ اس نمائش کو کثیر تعداد میں احباب نے دیکھا اور اس کو خوب سراہا۔

❁ اس موقع پر بکسٹال، ریویو آف ریلیجنز، شعبہ ہومیوپیتھی اور آڈیو ویڈیو کیسٹس وغیرہ کے سٹالز بھی لگائے گئے۔ اسی طرح چیریٹی ادارہ ہیومینٹی فرسٹ اور احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن نے بھی اپنے کاموں کی تفصیل پر مشتمل خصوصی نمائشیں لگائی تھیں۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 2014)

ادارہ بدر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں نیز دنیا بھر میں بسنے والے تمام احمدیوں کو جلسہ سالانہ برطانیہ 2014ء کے نہایت کامیاب اور بابرکت انعقاد پر مبارکباد کا تحفہ پیش کرتا ہے نیز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جماعتِ احمدیہ عالمگیر کو اس جلسہ کی برکات سے فیضیاب فرماتا چلا جائے اور جماعتِ احمدیہ مسلمہ پر طلوع ہونے والا ہر دن ہمیں عالمگیر غلبۂ اسلام کے قریب تر لے جانے والا ہو۔ آمین

❁❁❁

درخواست دُعا

میری بیٹی عزیزہ آصفہ قمر نے M.Tech کے پہلے سال میں First Class with Distinction کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزہ دوسرے سال کی تیاری میں مصروف ہے۔ نمایاں کامیابی کیلئے تمام قارئین کرام کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد عبداللہ اُستاد ضلعی سیکرٹری اصلاح وارشاد، گلبرگہ۔ کرناٹک)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئرز
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی مقدس یاد!

سید قیام الدین برق۔ مبلغ سلسلہ لکھنؤ (یوپی)

سیدنا نورالدین اعظم فرماتے ہیں:

’’جو قربانی کرتا ہے اللہ اس پر خاص فضل کرتا ہے اللہ اس کا ولی بن جاتا ہے، پھر اُسے محبت کا مظہر بناتا ہے۔ پھر اللہ اُنہیں عبودیت بخشتا ہے۔‘‘(حقائق الفرقان)

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی نسل میں سے ہیں۔

قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر 25 مختلف سورتوں میں آیا ہے۔ قرآن کریم تاریخی اسلوب پر واقعات کو بیان نہیں کرتا بلکہ اس کے مدنظر ایک خاص مقصد اور موضوع ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ ایسی قوم اور خاندان میں پیدا ہوئے تھے جو بُت پرستی کرتے تھے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام شروع ہی سے اپنی فطرتِ صحیحہ سے کام لیتے اور اللہ تعالیٰ کی عطاء قلب سلیم کو اپنا رہنما بناتے تھے انہیں بُت پرستی اور بُت سازی سے نفرت تھی اور اس کیلئے اپنے باپ آذر کو بھی منع کرتے تھے۔

قرآن مجید کے مختلف مقامات پر یکجائی نظر کرنے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت پر صاف روشنی پڑتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فکری اور مذہبی ارتقا اس سے ظاہر ہوتا ہے، ان کے طریق مناظرہ اور اتمام حجت کا پتہ لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور توکل ثابت ہوتا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے ایک اُسوۃ قرار دیا چنانچہ فرمایا:

"قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ(سورۃ ممتحنہ آیت ۵) بے شک ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے رُفقاء کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے جبکہ انہوں نے اپنی قوم کو صاف اور کھلے الفاظ میں بتادیا کہ ہم تم سے اور تمہارے معبودوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتے اور ہمارے تمہارے درمیان کھلم کھلا اختلاف کا اظہار ہے جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان نہ لاؤ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی ایک سبق دیتی ہے کہ حق اور توحید ربانی کے معاملہ میں ہر مالوف چیز چھوڑی جاسکتی ہے۔ غرض قرآن کریم حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر بڑی وضاحت سے کرتا ہے آپ کی ابتدائی زندگی میں ہی رُشد و ہدایت پائی جاتی ہے۔ اولاً اپنے باپ آذر اور قوم پر اتمامِ حجت کیا اور نہایت لطیف اور عام فہم طریق پر ردّ شرک کیا اور دعوتِ توحید دی۔ مگر آذر پر اس کا اثر نہ ہوا بلکہ اس نے سنگسار کر دینے کی دھمکی دی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رشتہ کے احترام کو تو قائم رکھا مگر اللہ تعالیٰ کی کامل فرمابرداری کیلئے قطع تعلق کو آسان سمجھا۔ اِسی طرح قوم پر اتمامِ حجت کیا بالآخر حاکم وقت جس کا نام قرآن کریم نے تو نہیں لیا مگر کہا جاتا ہے کہ اس کا نام نمرود تھا اس سے مقابلہ ہوا اور کھلے مناظرہ میں اس کو عقلی دلائل سے شکست دے دی۔

غرض اس طرح پر اپنے خاندان، قوم، اور بادشاہ پر اتمامِ حجت اور اس راہ میں ہر قسم کے مصائب اور ابتلاؤں کو برداشت کرتے ہوئے بالآخر وہ وقت آ پہنچا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اُن کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ آئے اور اپنے اس فعل سے جو خدا تعالیٰ کی رضا اور ارشاد کے ماتحت ہوا اس کا بنیادی پتھر رکھ دیا جس کے ذریعہ آپ کو ایک غیر فانی اور ابدی زندگی عطا ہونے والی تھی اس لئے آپ کی نسل سے ہی وہ عظیم الشان نبی مبعوث ہونے والا تھا جس کی نبوت کا دامن قیامت اور اس کے بعد کی زندگی تک وسیع اور جس کی شریعت کامل اور ابدی شریعت قرار دی جاچکی تھی اور اس نبی کی بعثت اور اس کی ذات سے وابستہ برکات کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب میں ایک جوش اور اضطراب پیدا کردیا جو دعائے ابراہیمی بن کر نمودار ہوا۔‘‘

(قرآن کریم کی دعائیں از حضرت یعقوب علی عرفانیؓ)

حقیقت بھی یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اسی دردمندانہ دُعا کا نتیجہ تھی چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ انا دعوۃ ابراھیم یعنی میں ابراہیم کی دُعا کا ثمرۃ ہوں۔‘‘ (سیرۃ خاتم النبیین صفحہ ۷۷)

اسی تسلسل میں ذکر آتا ہے کہ:

حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو وادی بکہ میں آباد کرنے کے بعد حضرت ابراہیم گاہے گاہے مکہ آیا کرتے تھے اور پھر واپس چلے جاتے تھے۔ جب حضرت اسماعیل کی عمر کچھ بڑی ہوئی یعنی بعض روایات کی رُو سے وہ تیرہ سال کے ہوگئے تو حضرت ابراہیم نے ایک خواب دیکھا کہ وہ حضرت اسماعیل کو ذبح کر رہے ہیں چونکہ ابھی تک حضرت ابراہیم پر یہ تعلیم نازل نہیں ہوئی تھی کہ انسانی قربانی ظاہری صورت میں جائز نہیں اور ملک میں انسانی قربانی کا دستور تھا۔ اس لئے حضرت ابراہیم نے اپنی اس خواب کو ظاہر میں پورا کرنا چاہا اور حضرت اسماعیل سے اس کا ذکر کیا اسماعیل نے کہا آپ بیشک اپنی خواب کو پورا کریں، میں خدا کے حکم کی تعمیل کیلئے حاضر ہوں۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ کو باہر لے گئے اور اسماعیل کو زمین پر لٹاکر ذبح کرنے کیلئے تیار ہوگئے اور وفادار بیٹے نے خاموشی اور خوشی کے ساتھ اپنی گردن باپ کے سامنے رکھ دی۔ قریب تھا کہ حضرت ابراہیم چھری چلا دیتے، مگر اس وقت خدائی فرشتہ نے آواز دی کہ اے ابراہیم تونے اپنی طرف سے اپنی خواب کو پورا کردیا۔ اب اسماعیل کو چھوڑ اور اس کی جگہ ایک مینڈھا لیکر خدا کے راستے میں قربان کردے کہ ظاہر میں یہی اس کی علامت ہے لیکن خواب کا جو حقیقی منشا ہے وہ اور طرح پورا ہوگا چنانچہ حضرت ابراہیم نے ایسا ہی کیا اور اس کی یادگار میں مسلمانوں میں حج کے موقع پر قربانی کی رسم قائم ہوئی۔‘‘ (سیرت خاتم النبیین صفحہ 68)

ابراہیم علیہ السلام کے تعلق سے یہ بھی ایک تاریخ کا خوبصورت ایمان افروز ورق ہے کہ جب حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ اور اسماعیل کو الٰہی منشا کے مطابق وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ کر چلے گئے اور نظر سے اوجھل ہوگئے تو محبت پدری نے حالاتِ حاضرہ کے پیش نظر ایک کیفیت دُعا آپ کے اندر پیدا کردی تب آپ نے اس مقام کی طرف منہ کرکے جہاں اب کعبہ ہے اور جہاں بیوی اور بچے کو چھوڑا تھا اپنے ہاتھ خدا تعالیٰ کے حضور بلند کئے اور پورے سوز گداز سے یہ دُعا کی:۔

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ○ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ○ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ○

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ○ (ابراہیم:39 تا 42)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے معزز گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی لا بسایا ہے اے میرے ربّ! (میں نے ایسا اس لئے کیا ہے) تا وہ عمدگی سے نماز ادا کریں پس تو لوگوں کے دل اُن کی طرف جھکا دے اور انہیں مختلف پھلوں سے رزق دیتا رہ تاکہ وہ (ہمیشہ تیرا) شکر کرتے رہیں۔ اے ہمارے رب جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں تو یقینا سب کچھ ہی جانتا ہے اور اللہ سے کوئی چیز نہ زمین میں چھپی رہ سکتی ہے اور نہ آسمان میں۔ ہر (قسم) کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جس نے (میرے) بڑھاپے کے باوجود مجھے (دو بیٹے) اسماعیل اور اسحاق عطا کئے ہیں۔ میرا رب (بہت ہی) دعائیں سننے والا ہے۔ (اے) میرے ربّ مجھے اور میری اولاد (میں سے ہر ایک) کو عمدگی سے نماز ادا کرنے والا بنا۔ (اے) ہمارے ربّ (ہم پر فضل کر) اور میری دُعا قبول فرما۔ (اے) ہمارے ربّ جس دن حساب ہونے لگے اُس دن مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بخش دیجیو۔ (سورۃ ابراہیم)

دیکھا جائے تو یہ دُعا نہایت عظیم الشان پیشگوئیوں کی حامل ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت مطہرہ کی آئینہ دار ہے۔ سبحان اللہ۔ اب آگے اس زندگی بخش ابراہیمی دُعا کی تفسیر اور تشریح حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں پیش خدمت ہے۔

آپ فرماتے ہیں’’اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی نیت کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرکے اس کے فضل کو طلب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نیتوں کا دیکھنے والا ہے وہ کبھی کسی اچھے عمل کو جو نیک نیتی سے کیا گیا ہو ضائع نہیں کرتا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ تیری مقدس عبادت گاہ کی خدمت اور آبادی کیلئے اپنی اولاد کو یہاں چھوڑا ہے اور اس نیت سے یہاں چھوڑا ہے کہ وہ تیرے ذکر کو بلند کریں اور یہ جانتے ہوئے چھوڑا ہے کہ اس جگہ دنیوی آرام کا کوئی سامان نہ موجود ہے نہ ہوسکتا ہے پس اب میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ ایک تو جس مقصد کیلئے میں نے ان کو یہاں رکھا ہے وہ پورا ہو۔ لوگ ان کی طرف توجہ کریں اور ان کی تبلیغ اور ان کے وعظ میں اثر ہو۔ اور یہ تیری عبادت قائم کرنے میں کامیاب ہوں دوسرے اُن کی جسمانی حالت کی درستی کا بھی خیال رکھ اور باوجود اس کے کہ انہیں میں ایسے علاقہ میں چھوڑ رہا ہوں کہ گھاس کی پتی بھی وہاں نظر نہیں آتی تو اعلیٰ سے اعلیٰ پھل بھی ان تک پہنچا تاکہ انہیں معلوم ہوجائے جو خدا کیلئے قربانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اُسے دنیا میں بھی ضائع نہیں کرتا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد سوئم ص484 تفسیر سورۃ ہود۔ یوسف۔ رعد۔ ابراہیم)

دُعا کے اس سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی صفت غیب دانی اور علیم کا ذکر کرتے ہوئے دراصل اپنی نیک نیتی کا اظہار کرتے ہیں کہ اے خدا! تجھ سے کوئی چیز مخفی نہیں تو میرے قلب کے ہر گوشہ سے واقف ہے میرا کوئی سفلی مقصد اپنی اولاد کو اس وادی غیر ذی زرع میں آباد کرنے کا نہیں ہے صرف تیرے نام کا اعلان چاہتا ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’آج عید اضحیٰ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینہ میں آتی ہے جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ یہ ایک سرکی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے جس پر اسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیح سے بہت مناسبت ہے وہ مناسبت کیا ہے؟ ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپ کا وجود باجود اور وقت بعینہ گویا عید اضحیٰ کا وقت تھا چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپ نبی الزّمان تھے اور یہ مہینہ بھی آخر الشہور ہے۔ اس لئے اس مہینہ کو آپ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔

دوسری مناسبت: چونکہ یہ مہینہ قربانی کا کہلاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کیلئے تشریف لائے تھے۔ جیسے آپ لوگ بکری اُونٹ گائے، دُنبہ ذبح کرتے ہو ایسا ہی وہ زمانہ گزرا ہے کہ آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے حقیقی طور پر عید اضحیٰ وہی تھی اور اسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی یہ قربانیاں اُس کا لُب نہیں پوست ہیں رُوح نہیں جسم ہیں.... درحقیقت اس دن میں بڑا سرّ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو لہلہاتے کھیت کی طرح کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہوجائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقرباء و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی خونوں کے جنگل بھر گئے گویا خون کی ندیاں بہ نکلیں باپوں نے اپنے بچوں کو بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے۔‘‘

(اخبار الحکم ۱۷اپریل ۱۹۰۰ صفحہ ۳)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مومنین کی جماعت کو عید الاضحیہ کے حقیقی فلسفہ اور پیغام کو حضرت مہدی پاک علیہ السلام کے روشن فرمان کے مطابق سمجھنے کی توفیق دے۔

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7080 میں ڈاکٹر ای وی ریشمہ زوجہ سی نظام الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ہومیو پیتھی پریکٹس تاریخ پیدائش 5.11.78 پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کنور ضلع کیرلہ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-5-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ اس وقت 416 گرام سونے کے زیورات حق مہر شامل کر کے ہیں جن کی قیمت 1092000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ہومیو پیتھی پریکٹس ماہوار 16000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے عبدالسلام خادم سلسلہ الامۃ: ڈاکٹر ای وی ریشمہ گواہ: وی پی عاشق

مسل نمبر:7081 میں شمس الدین ولد شیخ کلیم اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش یکم مارچ 1985 پیدائشی احمدی ساکن Flat no 310, Soundarya Appartment, HMT Main Road Jalahalli Post Bangalore-560013 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 18000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان العبد: شمس الدین گواہ: محمد حشمت اللہ

مسل نمبر:7082 میں نجم النساء زوجہ شیخ کلیم اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن Flat no 310, Soundarya Appartment, HMT Main Road Jalahalli post Bangalore-560013 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 22 کیرٹ سونے کا ہار 20 گرام، لچھا 10 گرام، بالیاں دو عدد 10 گرام، انگوٹھی دو عدد 5 گرام کل وزن 45 گرام موجودہ قیمت 123300 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد کلیم خان الامۃ: نجمہ النساء گواہ: محمد عرفان اللہ احمدی

مسل نمبر:7083 میں عبدالقیوم ناصر ولد عبدالطیف مومن قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 5-12-84 سال پیدائشی احمدی ساکن H.No.17 Plot no.87 W4B Sri Bhagiasri Park Adipur Gandhi Dham Distt, Kutch 370205, Gujrat بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5-5-14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: روشن احمد تنویر العبد: عبدالقیوم ناصر احمد گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر:7084 میں عبدالسلام مومن ولد عبداللطیف مومن قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 20 جون 1987 پیدائشی احمدی ساکن H.No.17 Plot No.87 W 4B Sri Bhgyasri Park Adipur, Distt, Kutch 370205, Gujrat بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: روشن احمد تنویر العبد: عبدالسلام مومن گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر:7085 میں سنیتہ کاٹھات زوجہ اسلم کاٹھات قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 2007 ساکن P.no 50, Aminapark P.o Motawar,Distt. Surat Gujrat بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14 مئی 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر پچیس ہزار روپے۔ ڈیڑھ کلو چاندی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اسلم کاٹھات الامۃ: سنیتہ کاٹھات گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر:7086 میں محمد مستقیم ولد ستار محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 47 سال ساکن لکھووالی ہیڈ ڈاکخانہ لکھووالی ہیڈ ضلع ہنومان گڑھ صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20 اپریل 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان واقع لکھووالی 333 گز دو کمرے ایک باورچی خانہ باتھ روم قیمت 2 لاکھ روپے۔ زمین پٹے پر ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری 3000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: خالد احمد ملکانہ العبد: محمد مستقیم گواہ: وجاہت احمد

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

وسّع مکانک الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

کے شجر سایہ دار کا دنیا کے ذہنوں میں ابھرے۔

پھر اس آیت کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ بنی نوع کے دل میں مسلمانوں کی محبت کلّے کی طرح گڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ یقینا قدرت رکھتا ہے کہ ایسا کردے لیکن اس نے اس بات کے حصول کے لئے ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی شرط لگائی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا پہلے مسلمانوں کے لئے جو قرون اولیٰ کے لئے تھے یہ محبت ہی تھی ان کے لئے لوگوں کے دلوں میں جو خدا تعالیٰ نے عیسائیوں کے دل میں اور یہودیوں کے دل میں پیدا کی تھی جو مسلمانوں کے علاقہ چھوڑنے پر روتے تھے واپسی کی دعائیں کرتے تھے بلکہ تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ ہم جانیں دے دیں گے لیکن عیسائی لشکر کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیں گے تم یہیں رہو ہم حفاظت کریں گے۔ پس یہ نیک اعمال کا اثر تھا جو ہر سطح پر مسلمانوں سے ظاہر ہوتا تھا۔ جس نے اس خوبصورت درخت کی طرف دنیا کو متوجہ کیا اور دنیا کو فیض پہنچایا۔ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے غلاموں کا یہ فرض ہے کہ ایمان کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے ساتھ اعمال صالحہ کے وہ خوبصورت پتے، شاخیں اور پھل بنیں جو اسلام کی خوبصورتی کی طرف دنیا کو کھینچنے والی ہو۔ جو دنیا کو فیض پہنچانے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے والے بھی ہم ہوں اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والے بھی ہم ہوں۔ بنی نوع انسان سے محبت بھی ہماری ترجیح ہو اور بنی نوع انسان کی توجہ کھینچنے والے بھی ہم ہوں کیونکہ اس کے بغیر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے والے نہیں بن سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کئی بار اپنی مختلف تحریروں میں ارشادات میں مجالس میں اس طرف ہمیں توجہ دلائی کہ اپنے اعمال کی طرف توجہ کرو۔ ایسے اعمال بجالاؤ جو صالح عمل ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوں جو دنیا کو تکلیفوں سے بچانے والے ہوں۔ بعض اور اقتباسات سامنے رکھتا ہوں آپ کے۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میری تعلیم کیا ہے اور اس کے موافق تمہیں عمل کرنا چاہئے فرماتے ہیں۔ ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھ کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے۔ محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔

اعمال پروں کی طرح ہیں۔ بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کرسکتا اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کرسکتا جو ان کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائے گا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہی اچھا ہے کیونکہ اس خوف کی وجہ سے اس کو ایک بصیرت ملتی ہے جس کے ذریعہ وہ گناہوں سے بچتا ہے بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات اور اکرام پر غور کر کے شرمندہ ہو جاتے ہیں اور اس کی نافرمانی اور خلاف ورزی سے بچتے ہیں لیکن ایک قسم لوگوں کی ایسی بھی ہے جو اس کے قہر سے ڈرتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ اچھا اور نیک تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پرکھ سے اچھا نکلے۔ بہت لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ متقی ہیں مگر اصل میں متقی وہ ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ کے دفتر میں متقی ہو اس وقت اللہ تعالیٰ کے اسم ستّار کی تجلی ہے لیکن قیامت کے دن (یعنی اس دنیا میں اللہ تعالیٰ ستاری فرما رہا ہے) لیکن قیامت کے دن جب پردہ دری کی تجلی ہوگی اس وقت تمام حقیقت کھل جائے گی۔ اس تجلی کے وقت بہت سے ایسے بھی ہوں گے جو آج بڑے متقی اور پرہیز گار نظر آتے ہیں قیامت کے دن وہ بڑے فاسق فاجر نظر آئیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عمل صالح ہماری اپنی تجویز اور قرار داد سے نہیں ہوسکتا۔ اصل میں اعمال صالحہ وہ ہیں جس میں کسی نوع کا کوئی فساد نہ ہو پھر عمل کی ضرورت کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ انسان سمجھتا ہے کہ نرا زبان سے کلمہ پڑھ لینا کافی ہے یا نرا **استغفر اللہ** کہہ دینا کافی ہے مگر یاد رکھو زبانی لاف وگزاف کافی نہیں ہے۔ خواہ انسان زبان سے ہزار مرتبہ **استغفر اللہ** کہے یا سو مرتبہ تسبیح پڑھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ خدا نے انسان کو انسان بنایا ہے طوطا نہیں بنایا یہ طوطے کا کام ہے کہ وہ زبان سے تکرار کرتا رہے اور سمجھے خاک بھی نہیں۔ انسان کا کام تو یہ ہے کہ جو منہ سے کہتا ہے اس کو سوچ کر کہے اور اس کے موافق عملدرآمد بھی کرے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف وگزاف اور زبانی قیل وقال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف بھیج کر صحابہ سے خدمت لی کیا انہوں نے صرف اسی قدر کافی سمجھا تھا کہ قرآن کو زبان سے پڑھ لیا یا اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا تھا؟ انہوں نے اطاعت ووفاداری دکھائی کہ بکریوں کی طرح ذبح ہوگئے اور پھر انہوں نے جو کچھ پایا اور خدا تعالیٰ نے ان کی جسقدر قدر کی وہ پوشیدہ بات نہیں ہے۔ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ نکمی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔ فرماتے ہیں کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا بلکہ ان اشیاء کو تمام کارآمد اور قیمتی چیزوں کی طرح سنبھال کر رکھتے ہو لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے ان کی عمر دراز کرتا ہے اور ان کے کاروبار میں ایک برکت رکھ دیتا ہے وہ ان کو ضائع نہیں کرتا اور بے عزتی کی موت نہیں مارتا۔ فرمایا کہ خدا کا ولی بننا آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے کیونکہ اس کے لیے بدیوں کا چھوڑنا برے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک بداخلاق کو غصہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے یا تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لیے اپنے آپ کو چھوٹا بناوے گا خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بناوے گا یہ یقینا یاد رکھو کہ کوئی بڑا نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ آپ کو چھوٹا نہ بنائے۔ پھر آپ نے ایک بیعت کرنے والے کو فرمایا۔ ایک نہیں بلکہ تین اشخاص بیعت کے لئے آئے۔ بیعت کے بعد نصیحت فرمائی کہ آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔ فرمایا صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک عمل اچھے نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو متقی بنو ہر ایک بدی سے بچو یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو جب ابتلاء کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا تضرع صدقہ وخیرات کرو۔ زبان کو نرم رکھو استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔ پھر عمل صالح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔ فرمایا کہ اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا ہے۔ اب زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہے۔ پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقتہ نماز کے پابند ہوں وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنے کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات سے بے جا حرکات سے، نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔

پس یہ وہ نصائح ہیں جو ہمیں ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہی وہ باتیں ہیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں بننے والا بنائیں گی۔ اسی سے ہمارے بیعت کا عہد بیعت کا مقصد بھی پورا ہوگا۔ یہی باتیں ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والا بھی بنائیں گی اور انہی اعمال صالحہ کے ذریعہ سے ہم دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرنے والا بھی بنا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان حقیقی مؤمنوں میں بنائے جو ایمان اور اعمال صالحہ کی وجہ سے جانے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوتے ہیں۔ ❁

تحریک جدید ایک الٰہی تحریک ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بانی تحریک جدید فرماتے ہیں کہ:

”یہ خیال مت کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے نہیں بلکہ اس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کرسکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ مت خیال کرو کہ میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے بلکہ یہ اُس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔“ (انیس سالہ کتاب صفحہ 43-42)

اسی طرح تحریک جدید کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ ”یہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے نظام وصیت کو وسیع تر کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس میں حصہ لینا صدقہ جاریہ ہے ثواب کا حامل ہے اور قیامت کے دن سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفاقت کا ضامن ہے۔ یہ عالمگیر غلبہ احمدیت کا ضامن ہے۔“

سو احباب جماعت بھارت سے گزارش ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کو جلد پورا فرمائیں۔ تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں اب صرف ماہ ستمبر و اکتوبر ہی رہ گئے ہیں۔

سیکرٹریان تحریک جدید سے بھی گزارش ہے کہ اپنے حلقہ کا جائزہ لیں اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹریات بھی جائزہ لیں اور بقایا داران سے رابطہ کر کے وصولی کو مکمل کرنے کی سعی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 2 Oct 2014 Issue No 40

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg.
No. GDP/001/2013-15

Printed & Published by Jamil Ahmad Nasir and owned by The Nigran Badr Board Qadian and Printed at Fazle-Umar Printing Press, Harchowal Road Qadian, District Gurdaspur-143516, Punjab, India and Published at Office Badr Qadian,District Gurdaspur-143516, Punjab, India. Editor: Mansoor Ahmad

آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے غلاموں کا یہ فرض ہے کہ ایمان کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے ساتھ اعمال صالحہ کے وہ خوبصورت پتے، شاخیں اور پھل بنیں جو اسلام کی خوبصورتی کی طرف دنیا کو کھینچنے والی ہو۔ جو دنیا کو فیض پہنچانے والی ہو۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 ستمبر 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں ریاء کاری یعنی کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے۔ عجب یہ کہ وہ عمل کر کے اپنے دل میں خوش ہوتا ہے۔ یعنی ایسی خوشی جو خود پسندی کی ہو۔ فرمایا اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مصمم عزم اور عہد واثق سے اعمال کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ پکا اور مضبوط عہد کرو۔ آپ نے ایمان کو ایک درخت سے تشبیہہ دے کر فرمایا کہ ایمان جو ہے ایک درخت کی طرح ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ درخت کو بھی فائدہ مند بنانے کے لئے اس کا خیال رکھنا پڑتا ہے تبھی درخت فائدہ مند ہوتا ہے تبھی زندہ رہتا ہے جب اس کا خیال رکھا جائے۔ اس کی طرف توجہ دینی پڑتی ہے۔ اسی طرح ایمان کو بھی کامل کرنے کے لئے اعمال کی ضرورت ہے اور اپنے ایمان کی اعمال کے ذریعہ سے غور و پرداخت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر باوجود ایمان کے یا ایمان کا دعویٰ کرنے کے انسان مؤمن نہیں کہلا سکتا۔ بغیر عمل کے انسان ایسا درخت ہے جس کی خوبصورت سرسبز شاخیں کاٹ کر اسے بدشکل بنا دیا گیا ہو۔ جس کے پھلوں کو ضائع کر دیا گیا ہو۔ جس کی سایہ دار شاخوں سے خدا تعالیٰ کی مخلوق کو محروم کر دیا ہو تو ایسے شاخوں سے محروم اور کسی بھی قسم کا فائدہ دینے سے عاری درخت کی طرف کوئی بھی نہیں دیکھے گا کسی کی توجہ نہیں ہوگی۔

ہر ایک نظر اُس خوبصورت پودے اور درخت کو دیکھے گی اور اس کی طرف متوجہ ہوگی جو ہرا بھرا ہو۔ جس کی خوبصورتی نظر آتی ہو۔ جو درخت وقت پر پھولوں اور پھلوں سے لد جائے۔ جو گرمی میں سایہ دینے والا ہو۔ اسی کو لوگ پسند کریں گے۔ پس بیشک ایمان جو ہے وہ جڑ کی طرح ہے، بیشک ایک مسلمان دعویٰ کرتا ہے کہ میرا ایمان مضبوط ہے۔ اس کا اظہار ہم اکثر مسلمانوں میں دیکھتے ہیں۔ دین کی غیرت بھی رکھتے ہیں بہت سے لوگ۔ اسلام کے نام پر مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں لیکن کیا اس خوبصورت اور خوشنما درخت یا اس باغ کی طرح ہیں جو دنیا کو فائدہ دے رہا ہو؟ لوگ اس کی خوبصورتی دیکھ کر اس کی طرف کھچے چلے جا رہے ہوں وہ دین جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اس نے تو دشمنوں کو بھی اپنی طرف کھینچ کر نہ صرف دوست بنا لیا تھا بلکہ شدید محبت میں گرفتار کر لیا تھا۔ ان مسلمانوں کی یہ قدر اس لئے تھی کہ ان کے ایمان کے ساتھ ان کا ہر عمل فیض رساں تھا۔ پس نرے ایمان کے دعوے اور اظہار اور اس کی جڑ کی مضبوطی کا اعلان کسی کام کا نہیں۔ جب تک اعمال صالحہ کی سرسبز شاخیں اور پھل خوبصورتی نہ دکھا رہی ہوں اور فیض نہ پہنچا رہی ہوں۔ اور جب یہ خوبصورتی اور فیض رسانی ہو تو پھر دنیا بھی متوجہ ہوتی ہے اور اس کے گرد جمع بھی ہوتی ہے اور ان کی حفاظت کے لئے پھر کوشش بھی کرتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو صرف ایمان میں مضبوطی کا نہیں کہا بلکہ تقریباً ہر جگہ جہاں ایمان کا ذکر آیا ہے ایمان کو اعمال صالحہ کے ساتھ جوڑ کر مشروط کیا اور یہ حالت پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء بھی بھیجتا ہے۔ یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے مؤمنوں میں جب زمانے کے نبی کے ساتھ تعلق بھی پیدا ہو۔ وہ مذہب جس نے غیر مسلموں کی محبتوں کو سمیٹا اور مسلمان حکومتوں کی حفاظت کے لئے غیر مسلم بھی مسلمانوں کی طرف سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس کی یہ حالت ہے کہ غیروں کو تو کیا کھینچنا ہے خود مسلمانوں کی آپس کی حالت اعمال صالحہ کی کمی کی وجہ سے قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔ دل ان کے پھٹے ہوئے ہیں۔ آج ان صحیح اعمال کی تصویر پیش کرنا ہر احمدی کا کام ہے جس نے زمانے کے امام اور نبی کو مانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی وہ خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا درخت ہے جس کی جڑیں مضبوط ہیں اور شاخیں بھی سرسبز خوبصورت اور پھل دار ہیں جو دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں حقیقی اسلام کی تعلیم سے آشنا کیا ہے۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوے پر چلنے کی طرف ترغیب دلائی زور دیا توجہ دلائی۔ اس کی اہمیت واضح کی۔ افریقہ میں ایک جگہ ایک مسجد کا افتتاح ہو رہا تھا۔ وہاں کے چیف عیسائی تھے ان کو بھی دعوت دی۔ وہ بھی شامل ہوئے۔ وہ کہنے لگے کہ میں تم لوگوں کی محبت میں نہیں آیا یہاں۔ میں تو صرف یہ دیکھنے آیا تھا کہ اس زمانے میں یہ کون سے مسلمان ہیں جنہوں نے اپنی مسجد کے افتتاح پر ایک غیر مسلم اور عیسائی کو بھی بلایا۔ یہاں آ کر یہ دیکھ کر مجھے اور بھی حیرت ہوئی کہ یہاں تو مختلف مذاہب کے لوگ جمع ہیں اور احمدی خود بھی مسلمان ہونے کے باوجود یہ ایسے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کر رہے ہیں جس کی مثال نہیں۔ پس ایسے درخت ہوتے ہیں جن کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ ان کی جڑیں بھی زمین میں مضبوط ہوتی ہیں اور ایمان اور اعمال صالحہ کی وجہ سے اگر انسانوں کو درختوں سے مثال دی جائے تو ان کی سرسبز شاخیں بھی آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی ہوتی ہیں۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ زمانے کے امام کی وجہ سے ہر احمدی کا فرض ہے کہ ایمان کی مضبوطی کے ساتھ سرسبز شاخیں بن جائے۔ سرسبز شاخوں کے خوبصورت پتے بن جائے ان پر لگنے والے خوبصورت پھول اور پھل بن جائے۔ جو دنیا کو نہ صرف خوبصورت نظر آئے بلکہ فیض رساں بھی ہو۔ ہر قسم کے فسادوں جھگڑوں چغلی کرنے کی عادتوں دوسروں کی تحقیر کرنے رحم سے عاری ہونے احسان کر کے پھر جتانے والے لوگوں میں شامل نہ ہوں بلکہ ان چیزوں سے بچنے والے ہوں اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم بار بار ہمیں اعلیٰ اخلاق کو اپنانے اور نیک اعمال بجا لانے کی تلقین فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے صدقات کو احسان جتا کر یا اذیت دے کر ضائع نہ کیا کرو کیونکہ یہ حرکتیں تو وہ کرتے ہیں یا وہ لوگ کرتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے جن کے ایمان کمزور ہیں نہ صرف کمزور ہیں بلکہ ایمان سے عاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ مختلف حوالوں سے ایک مؤمن کو بار بار یہ تلقین کی ہے کہ ایمان کے ساتھ عمل صالح ضروری ہے اور اس کے مختلف فوائد ہیں۔ پس جہاں اعمال صالحہ کے ساتھ ایک مؤمن دوسروں کے لئے نفع رساں وجود بنتا ہے وہاں وہ خود بھی اس کے میٹھے پھل کھا رہا ہوتا ہے۔ مثلاً ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ کرنے والے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مغفرت حاصل کرنے والے ہوں گے۔ یہ لوگ وہ ہوں گے جو جنتوں میں اعلیٰ مقام پائیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک جگہ کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں خدائے رحمان ان کے لئے وِدّ پیدا کرے گا۔ وِدّ کے معنی ہیں کہ گہرا پیار اور تعلق۔ سطحی قسم کی محبت نہیں یا پیار نہیں۔ گہرا پیار اور تعلق۔ ایسا مضبوط تعلق جو کبھی کٹ نہ سکے۔ بلکہ اس طرح کا گہرا تعلق جس طرح کلّا زمین پر گاڑھ دیا جاتا ہے مضبوط ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ گاڑھ دیا جائے گا۔ اس طرح یہ پیار دل میں گڑ جائے۔ پس اس آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ جو مضبوط ایمان اور اعمال صالحہ بجا لانے والے ہوں گے اللہ تعالیٰ ایسے مؤمنوں کے دل میں اپنی محبت کلّے کی طرح گاڑھ دے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہوں گے اور پھر وہ ایمان اور اعمال صالحہ میں مزید بڑھتے چلے جائیں گے۔ پس ایک حقیقی مؤمن کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ کسی دوسرے انسان کو تکلیف پہنچائے۔ بنی نوع انسان سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ایک حقیقی مؤمن اسے ہمیشہ فیض پہنچانے کی فکر میں رہے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر آیا ہوں کہ یہ چیز اگر مسلمانوں میں پیدا ہو جائے تو ایک دوسرے کے حقوق تلف کرنے ظلم کرنے اور غیروں کو دوسروں کو قتل کرنے کے جو عمل حکومتوں میں بھی ہیں نام نہاد تنظیموں میں بھی ہیں عوام میں بھی ہیں آجکل بڑے عام نظر آ رہے ہیں یہ کبھی نظر نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل ہی نہیں ہو رہا اس لئے سب کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن ظلم یہ ہے کہ یہ سب ظلم اللہ تعالیٰ کے نام پر ہو رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ وِدّ پیدا کرو محبت پیدا کرو۔ ایسی محبت پیدا کرو جو دلوں میں گڑ جائے۔ ایسے بنو جو دوسروں کو فیض پہنچانے والے ہوں۔ پس اگر حقیقی تعلیم پر عمل ہو تو کبھی یہ دکھ اور تکلیفیں جو دیئے جا رہے ہیں ایک دوسرے کو یہ نظر نہ آئیں۔ ایک خوبصورت تصور اسلام

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان